الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ



میں سُنّی کیوں اور کیسے ہوا؟

تصنیف

ڈاکٹر محمد سلیمان قادری

سابق اہلحدیث، حال مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر

مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ

گڑھی شاہو لاہور

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب---------------- میں سنی کیوں اور کیسے ہوا؟

تصنیف---------------- ڈاکٹر محمد سلیمان قادری

نظر ثانی---------------- حافظ محمد ذیشان صابری، حافظ اسرار الٰہی

کمپوزنگ---------------- حافظ محمد فاروق حیدر

سن اشاعت---------------- 05 جون 2011

تعداد---------------- 1100

صفحات---------------- 128

قیمت----------------

ملنے کے پتے

(۱) دار الایمان باغبانپورہ لاہور: 03334490551

(۲) مکتبہ اُبو حنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور (۳) نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور

(۴) مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۵) مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور

(۶) کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور (۷) مکتبہ صابریہ اُردو بازار لاہور

(۸) مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور (۹) شبیر برادرز 40 اُردو بازار لاہور

(۱۰) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور (۱۱) دار الاسلام اُردو بازار لاہور

(۱۲) مکتبہ ضیاء الحرمین، ملتان (۱۳) مکتبہ مہریہ کاظمیہ، جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

﴿فہرست﴾

﴿انتساب﴾

اپنے پیارے **والدین** کے نام جن کی شفقت ومحبت اور دعاؤں سے اس قابل ہوا اور اپنے شیخ کامل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا ابو محمد **عبد الرشید قادری** فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام سنی **اساتذہ کرام** جن کی علمی وروحانی تربیت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے نجدی وہابی فتنے سے نجات دی اور **مسلک حق اہل سنت** کی طرف رہنمائی فرمائی۔

"گر قبول افتدز ہے عزوشرف"

محمد سلیمان قادری، جامعہ نعیمیہ لاہور

05 جون 2010ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک یا اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

میری یہ تالیف "میں سنی کیوں اور کیسے ہوا" اس کے لکھنے کا سبب یہ بنا کہ مجھے میرے دور کے رشتے میں چچا نے جو کہ اس وقت تبلیغی جماعت کے ساتھ تبلیغ پر جاتے تھے۔انہوں نے اہلحدیثوں کے مدرسہ جامعہ محمدیہ مدینہ مارکیٹ مظفر آباد آزاد کشمیر میں درسِ نظامی پڑھنے کیلئے داخل کروایا میں نے اپنے اہل حدیث اساتذہ مولانا محمد یونس اثری مہتمم جامعہ محمدیہ مظفر آباد، صدر مدرس مولانا محمد شریف سلفی، مولانا محمد عبداللہ دیوبندی، مولانا عبد الرشید سے ابتدائی کتب تقویۃ الایمان، نخبۃ الحدیث ابواب الصرف اور ترجمہ قرآنِ پاک پڑھنے کے بعد جب گھر گیا تو جمعرات کا دن تھا والدین نے کہا کہ فوت شدہ مسلمانوں کیلئے دعا مانگو تو میں نے کہا تمام دن اور راتیں برابر ہیں جمعرات کو دعا مانگنا جائز نہیں یہ بدعت ہے مجھے یہی سکھایا گیا تھا۔حالانکہ جمعرات کو دُعا کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

(جامع البیان رقم الحدیث ۱۵۲۴۹ مطبوعہ بیروت، تفسیر مظہری زیر آیت نمبر ۹۸ سورہ یوسف)

فضائل اعمال باب فضائل قرآن ص نمبر ۳۷ حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعائے حفظِ قرآن تعلیم فرمائی کہ اسے شب جمعہ (جمعرات) کو پڑھنا اس طرح کہ حمد وثناء کے بعد مجھ پر اور سابقہ انبیاء پر صلوٰۃ وسلام کے بعد تمام مومنین اور مومنات کی استغفار کرو اور اپنے فوت شدہ مسلمانوں کیلئے دعا کرو الخ۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث ۳۵۷۰)

یعنی عام مسلمانوں کا طریقہ ہے۔جمعرات کو دعا مانگنا لیکن دیوبندی وہابی اسے بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں ۔مختصر یہ کہ میں نے جمعرات کی دعا مانگنے سے انکار کر دیا پھر والدین نے فرمایا کہ کل جمعۃ المبارک ہے ہمارے علاقے میں ایک صاحب

کرامت ولی کی درگاہ ہے وہاں دعا مانگنے کیلئے جاتا ہے۔ میں نے والدین سے کہا قبروں پر جانا شرک ہے میری یہ باتیں سن کر والدہ محترمہ مرحومہ (نور اللہ مرقدھا) اتنی پریشان ہوئیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور فرمانے لگیں بیٹے میں نے تمہیں دینی مدرسہ میں اس لیے داخل کروایا تھا تا کہ تم میرے لئے بخشش کی دعا مانگو تم تو دعا مانگنے کو بدعت اور قبروں پر جانے کو شرک کہتے ہو اس سے بہتر تھا کہ تم سکول ہی پڑھتے۔

اسی رات وہ بزرگ خواب میں تشریف لائے فرمانے لگے فکر نہ کرو ٹھیک ہو جائیگا۔ اس دوران میں نے رفع یدین بھی شروع کر دیا جب گھر جاتا اپنے اہل علاقہ اور گھر والوں کے سامنے رفع یدین کرتا تو تمام لوگ تعجب سے دیکھتے اور مذاق اُڑاتے کیونکہ اس سے پہلے ہمارے پورے علاقے میں کوئی اہلحدیث نہ تھا۔ میں ہاتھ سینے پر باندھتا بلند آواز سے آمین کہتا اپنے رشتہ داروں کو دورباروں پر جانے سے دعا مانگنے سے سختی سے منع کرتا وہ آیات جو بتوں کے متعلق نازل ہوئیں وہ انہیں پڑھ کر سناتا کیونکہ وہ آیات غیر مقلدین کے ہاں ابتدائی طلباء کو زبانی یاد کرا دی جاتیں ہیں میری ان باتوں سے خاندان میں بالخصوص بھائیوں میں نا اتفاقی ناچاقی کی صورت حال پیدا ہو چکی تھی۔

اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ اس مدرسہ سے نکالا جائے مذکورہ تبلیغی جماعت والے چچا سے مشورہ کیا گیا تو اس نے کہا لاہور لیجا کر جامعہ اشرفیہ مسلک دیوبند میں داخل کرا دیں جامعہ اشرفیہ میں پڑھنے کیلئے میں لاہور آ گیا اس دوران بادامی باغ بنگالی باغ لاہور میں دیوبندیوں کی ایک مسجد میں امامت کرانے لگا اور ساتھ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھی۔ چونکہ کافی عرصہ غیر مقلدین کے مدرسہ میں پڑھتا رہا اس دوران میں نے دیکھا کہ دیوبندی اور اہلحدیث ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرتے اور مناظرے کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں ایک دوسرے کے مدرسوں میں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور آپس

میں رشتہ داریاں بھی کرتے ہیں۔

بلکہ تبلیغی جماعت والے اہلسنت کے سادہ لوح عوام کو نمازوں کے نام پر ان کی مسجدوں میں لے جا کر غیر مقلد بنانے میں انکی معاونت بھی کرتے ہیں ان کے بچوں کو ان کے مدرسوں میں داخل کرا کر نجدی وہابی گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنانے میں بھرپور تعاون کرتے ہیں غیر مقلدین سب سے پہلے بچے کو تقویۃ الایمان پڑھاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ اگر نجدی وہابی نہ بھی بنے دیوبندی ضرور بنتا ہے۔

کیونکہ ابتداء سے ہی اس کے ذہن میں اس بات کو پختہ کر دیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ نبی مر کر مٹی کے ساتھ مل گئے (تقویۃ الایمان ص ۸۶) انبیاء ہمارے بڑے بھائی اور ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں جو نبی کو غیب دان جانے وہ پکا مشرک ہے، (ایضاً ص ۳۱) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں (مکتبہ دار الاشاعت کراچی ص ۵۵) وغیرہ وغیرہ ایسے عقائد جو غیر مسلموں کو اسلام پر طعن و تشنیع کرنے کا موقع فراہم کریں جیسا کہ جب میں وہابی تھا تو میری لائبریری میں سے تقویۃ الایمان کتاب پڑھ کر ایک عیسائی نے مجھے کہا کہ مولانا آپ عیسائی مذہب قبول کر لیں جب میں نے کہا کیوں، تو اس عیسائی نے کہا یہ دیکھو تمہاری کتاب میں لکھا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں جبکہ تمہارا قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کہا کرتے تھے "وابری ء الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ" (آل عمران ۴۹)

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اس طرح اس عیسائی مبلغ نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ یہ دیکھو تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ تمہارے نبی نے کہا کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں جبکہ تمہارا قرآن پاک کہتا ہے

کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔

تو تم زندہ نبی کا کلمہ پڑھو، مردہ نبی کا کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟

تیسرا اعتراض اس نے یہ کیا کہ دیکھو کہ تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ جو نبی کو غیب دان جانے وہ پکا مشرک ہے۔

جبکہ قرآن پاک میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اعلان کیا کرتے تھے۔ "وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم" (آل عمران ۴۹)

"اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو" لہٰذا جو نبی غیب جانتا ہے اس کا کلمہ پڑھو، بے علم نبی (نعوذ باللہ) کا کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟ عیسائی کے ان اعتراضات کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا حالانکہ اس نے یہ سارے اعتراض دیوبندیوں اور غیر مقلدین کے متفقہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب سے پڑھ کر کیے تھے اس کے ان اعتراضات کو لیکر میں پہلے ایک دیوبندی عالم کے پاس گیا لیکن وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکا پھر بریلوی مکتبہ فکر کے عالم قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا۔

انہوں نے کہا بیٹے اس عیسائی کو یہ کہو جس کتاب سے تم نے جو اعتراضات کیے ہیں دراصل یہ لوگ تمہارے ہی پروردہ ہیں جو کہ اسلام پر بدنما داغ ہیں حقیقت میں جمہور اہل اسلام کے یہ عقائد نہیں جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالک ومختار بنا کر بھیجا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نابیناؤں کو بینا کرتے اور بیماروں کو تندرست کرتے ہیں اور اللہ جل جلالہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے ہیں تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پتھروں کو کلمہ پڑھاتے ہیں درخت ان کو سلام کرتے ہیں چاند دو ٹکڑے کرتے اور ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لاتے ہیں۔

جیسا کہ امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

دوسرے اعتراض کا جواب قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو زندہ ہیں نہ صرف آپ زندہ ہیں بلکہ آپ کے نام پر سر کٹانے والے غلام بھی زندہ ہیں جس پر قرآن گواہ ہے۔

ولاتحسبن الذین قتلوافی سبیل اللہ اموات بل احیاء عندربھم یرزقون۔

(آل عمران ۱۶۹)

﴿ترجمہ﴾

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

﴿حدیث مبارکہ﴾

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اکثروا الصلوٰۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود یشھدہ الملائکۃ وان احدا یصل علی الا عرضت علیٰ صلوٰتہ حتیٰ یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حتی یُرزق"

(رواہ ابن ماجہ ص ۷۶، مشکوٰۃ ص، ۱۲۱ القدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر روزِ جمعہ کثرت سے صلوٰۃ پڑھا کرو وہ یوم مشہود ہے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں جو بھی کوئی مجھ پر صلوٰۃ پڑھتا ہے وہ میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے یہاں

تک کہ وہ صلوٰۃ پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے حضرت ابودرداؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ پر ہمارا صلوٰۃ وسلام پیش کیا جائے گا؟ (جواباً) حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (الحدیث)

معلوم ہوا کہ تمام انبیاء اپنی اپنی قبروں یعنی عالم برزخ میں زندہ ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کا ثبوت تو ہمارے پہلے کلمہ میں موجود ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نہیں کوئی معبود مگر اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

امام اہلسنت نے مسلمانوں کے اسی عقیدے کی یوں ترجمانی فرمائی

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

رہا تیسرا اعتراض تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو جو کچھ ہو چکا اس کا بھی علم ہے اور جو کچھ قیامت تک اور قیامت کے بعد ہوگا اس سب کا علم ہے بلکہ اس رب کو بھی دیکھا جو تمام غیبوں کا غیب ہے۔

جیسے کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

رأیت ربی فی احسن صورۃ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۶۹)

﴿ترجمہ﴾ میں نے اپنے رب کو سب سے حسین صورت میں دیکھا۔

اعلیٰ حضرت نے اس حدیث کا مفہوم یوں تحریر فرمایا

؎ اور غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

عیسائی کے ان اعتراضات نے میرے دل کی دنیا بدل دی میں نے تنہائی میں سوچا کہ جن نام نہاد علماء نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخیاں لکھی ہیں اور جو ان کی گستاخیوں کی غلط تاویلیں کرتے ہیں وہ حقیقت میں اسلام کے دشمن اور دشمنانِ اسلام کے ایجنٹ ہیں۔ **''یہی سبب بنا میرے سنی ہونے کا''**

گستاخی کرنے والے کسی بھی شخص کی طرف داری نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقے کے ساتھ ہو قبر و حشر میں حضور علیہ السلام نے ہی کام آنا ہے اور حضور علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہنے میں ہی دونوں جہانوں کی کامیابی ہے بقول شاعر۔

؎ دو جہاں میں گر مطلوب آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نام ہے

جبکہ وہابیوں دیوبندیوں کے ایسے عقائد ہیں جو کہ حضور علیہ السلام کی توہین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام اور بانیء اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر طعن و تشنیع کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں اسی لئے علمائے عرب وعجم نے ایسے نام نہاد علماء کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا ہے تفصیل کیلئے حسام الحرمین کا مطالعہ کریں۔ میں چونکہ ان میں پڑھتا رہا اس لئے چاہا کہ ایسی کتاب لکھوں جس میں غیر مسلموں کے ان ایجنٹوں کو بے نقاب کیا جائے اس کتاب میں غیر مقلدین کون ہیں؟ غیر مقلدین کو اہلحدیث کس نے اور کیوں بنایا؟ اصولی عقائد میں غیر مقلدین اور دیوبندی ایک جیسے دیوبندیوں کی دوغلی پالیسی اور آخر میں اہل سنت اور غیر مقلدین کے درمیان اختلافی مسائل کی جامع فہرست اختلاف مسائل کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں نقل کیے ہیں اور آخر میں حنفی مسلمان جس طریقہ سے نماز پڑھتے ہیں وہ حدیث سے ثابت ہے اس کیلئے احادیث بھی نقل کی ہیں تا کہ پڑھنے والے کو تسلی ہو۔ اور چند قرآنی آیات کا تقابلی جائزہ بھی پیش

کیا اور آخر میں پاکستانی وہابیوں اور سعودی وہابیوں کے درمیان شدید اختلافی چارٹر بھی پیش کیا۔ تاکہ ہر مسلمان ان مذہبی بہروپیوں کو خوب پہچان کر اپنی ایمان کی دولت کو جو کہ قبر و حشر میں کام آنی ہے، بچا سکے۔

''اس کتاب کی تخریج میں میرے ساتھ معاونت کرنے والے ساتھی مولانا علامہ محمد نواز خان نظامی صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ، مولانا حافظ عامر سہیل متعلم دورہ حدیث حافظ محمد عمر فاروق متعلم درجہ خامسہ، حافظ محمد فاروق حیدر نعیمی کمپوزر اور ناشر حافظ محمد ذیشان صابری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر میرے ساتھ معاونت فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مقبول فرمائے۔ میرا، میرے والدین، میرے جملہ اساتذہ کرام، تلامذہ اور اولاد سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے''

''اللھم ارِنا الحق حقاً وارزقنا اِتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه آمین ثم آمین بجاه النبی الامین صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اله واصحابه اجمعین''

خادم العلماء والطلباء

محمد سلیمان قادری

المتوطن بھیڑی مظفر آباد آزاد کشمیر

مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

پہلا باب

غیر مقلد کی تعریف

جو نہ خود اجتہاد کر سکے اور نہ کسی کی تقلید کرے، یعنی نہ مجتہد ہو اور نہ ہی مقلد ہو، جیسے ملک میں ایک حاکم ہوتا ہے اور باقی رعایا، لیکن جو نہ حاکم ہو نہ رعایا بنے وہ ملک کا باغی ہوتا ہے۔ یہی حال غیر مقلد کا ہے۔

غیر مقلد اور مجتہد میں فرق

غیر مقلد اور مجتہد میں فرق سمجھنے کے لئے یہی مثال کافی ہے کہ مجتہد فقیہ، ایم بی بی ایس، ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ ایک سند یافتہ ڈاکٹر اگر بالفرض کسی مریض کو دوا غلط بھی دے دے تو مجرم نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی اناڑی شخص اپنے انگل پچو سے کسی کو دوا غلط دے دے تو وہ شرعاً و قانوناً مجرم ہوگا، اسی طرح اگر کوئی جج کسی ملزم کو سزا دے دے تو وہ صحیح ہو گا اگرچہ وہ ملزم حقیقتاً مجرم نہ بھی ہو بشرطیکہ جج کو ثبوتِ جرم مل جائے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص قانون کو ہاتھ میں لے کر خود ہی منصف بن بیٹھے اور لوگوں کو سزا دینا شروع کر دے تو ایسا شخص دنیاوی جیل کا مستحق ہوگا، اسی طرح اگر کوئی غیر مقلد جو قرآن وحدیث سے مسائل اخذ نہیں کر سکتا اور خود ہی اپنے انگل پچو سے اجتہاد و قیاس کرتا ہے تو وہ شرعاً مجرم ہے۔ اور آخروی جیل کا مستحق بھی ہے۔ لیکن اگر کوئی فقیہ مجتہد جو قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کر سکتا ہے تو اس کو اجتہادی خطا پر بھی ثواب ملے گا۔

دوسرا باب

غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

ومنهم من يلمزك فی الصدقت فان اعطو امنها رضو او ان لم يعطوا منها اذاهم يسخطون۔ (سورۃ التوبۃ ۵۸)

﴿ترجمہ﴾ اور ان میں سے کوئی وہ ہے کہ صدقہ بانٹنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرتا ہے، تو اگر ان کو اس میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو ناراض، یہ آیت مبارکہ ذوالخویصرہ کے بارے میں نازل ہوئی اس شخص کا نام جوحرقوص بن ذخیرہ ہے اور یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے چنانچہ بخاری اور مسلم میں ہے۔

"عن ابی سعيد رضی الله تعالیٰ عنه قال بينا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقسم جاء عبد الله بن ذی الخويصره التميمی فقال اِعدِل يارسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال ويحك ومن يّعدل اذالم اعدل قال عمربن خطاب ائذ ن لی فاضرب عنقه قال دعه فان له اصحاباً يحقر احدكم صلاته مع صلاته وصيامه مع صيامه يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرميه"

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرمار ہے تھے تو ذوالخویصرہ جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل کیجئے! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کمبخت میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن اتاردوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اسے چھوڑ دو! اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (ان سب ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲، ص ۱۰۲۴ قدیمی کتب خانہ کراچی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لئے اس طرح دعا مانگی۔

اللهم بارك لنافی شامنااللهم بارك لنافی يمنناقالوايارسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی نجدناقال اللهم بارك لنافی شامنااللهم بارك لنافی يمنناقالوايارسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وفی نجدنافاظنه قال فی الثالثة هناك الزلازل والفتن وبهايطلع قرن الشيطان۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ اے اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت فرما (دعا کے وقت نجد کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے) انہوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے پھر وہی دعا کی اے اللہ! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما تو پھر انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! راوی کا بیان ہے کہ تیسری مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ (فتنہ وہابیت) نکلے گا۔

مذکورہ حدیث کے آخر میں فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبها يطلع قرن الشيطان، یہاں قرن کے معانی ہیں گروہ، سینگ شیطان کے پیروکار۔ (مصباح اللغات)

اگر قرن الشیطان کا معنی شیطانی سینگ کیا جائے تو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں نجدیوں کو شیطان کا سینگ کہنے کی تین وجوہات ہیں۔

(۱) سینگ والے جانور کے سارے اعضاء میں سے سخت تر سینگ ہوتے ہیں، یہ ٹولہ بھی انبیاء اور اولیاء کی عداوت میں شیطان سے سخت ہے۔

(۲) ہمیشہ سینگ والا جانور سینگوں سے لڑتا ہے کہ سامنے والے کے مقابل سینگ کرتا ہے اور خود پیچھے سے زور لگاتا ہے۔

(۳) سینگ والا جانور جب کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو پہلے سینگ داخل کرتا ہے باقی اعضاء بعد میں اسی طرح شیطان دوزخ میں پہلے ان کو داخل کرے گا بعد میں خود جائے گا۔

(مرآۃ المناجیح ج۹، ص۵۷۹، نعیمی کتب خانہ گجرات)

لا ملئنّ جهنم منك وممن تبعك منهم اجمعين۔ (ص۸۵)

﴿ترجمہ﴾ بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان سے جنہوں نے تیری پیروی کی سب سے۔

تیسری روایت

ایک اور حدیث پاک ہے جس کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے کہ گستاخی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہوگی، جو قرآن پڑھے گی، لیکن قرآن پاک ان کی حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ (مشکوۃ شریف ص۵۳۵ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ان مذکورہ احادیث میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت پہلے نجد فتنوں کے اٹھنے اور گستاخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالخویصرہ کی نسل سے ایک ایسی

جماعت کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ جو مسلمانوں کو قتل کرے گی اور بت پرستوں کو چھوڑ دے گی، تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اسی خاندان میں محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا، جس کی ذات سے نجدی فتنہ پیدا ہوا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشن گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی کہ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا مگر بت پرستوں کو چھوڑ دیا۔ اسکی صورت یہ ہوئی کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانوں کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

۱) مشرک

۲) موحد مسلمان

جو اس کی من گھڑت توحید کو مانتا اسے وہ موحد مسلمان قرار دیتا اور باقی مسلمانوں کو "مشرک" ٹھہرا کر ان کی جان و مال، کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا انہیں قتل کرتا اور ان کے گھروں کو لوٹتا اس لئے شروع میں لوٹ مار کے شوقین اور لالچی اس کی جماعت میں شامل ہوئے پھر آہستہ آہستہ دوسرے بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے جن کے ہاتھوں ہزاروں بے گناہ مسلمان قتل ہوئے اور لاکھوں گھر تباہ و برباد ہو گئے (ص۳۰ غیر مقلدین کے فریب)

چنانچہ حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

"محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں نے نجد سے آکر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر زبردستی قبضہ کرلیا اور وہ لوگ اپنا مذہب حنبلی بتاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف وہی لوگ مسلمان ہیں"۔

"اور جو ان کے اعتقاد کی مخالفت کریں وہ مشرک اور کافر ہیں اس لیے ان لوگوں نے اہلسنت و جماعت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز ٹھہرایا"۔ (درمختار ج۳، ص۳۰۹)

غیر مقلدین کے ساتھ اختلاف کی نوعیت

امت مسلمہ ملت واحدہ کی صورت میں دنیا بھر کی اقوام میں مثالی حیثیت سے چل رہی تھی۔

ان کا خدا ایک تھا ان کا عظیم المرتبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک تھا۔ ان کا مرکز اتحاد کعبۃ اللہ ایک تھا اور ان کی کتاب بھی ایک تھی اور وہی کتاب بنی نوع انسان کے لیے خدائے ذوالجلال کا آخری پیغام تھی۔ اس کتاب برحق نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا:۔

"واعتصمو ابحبل الله جميعا ولاتفرقوا" (آل عمران،۱۰۳)

﴿ترجمہ﴾ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا)۔

تفرقہ کو اس کتاب نے شرک کے مترادف قرار دیا۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملت کو متحد رہنے کی تاکید فرمائی۔

کونو عباد الله اخوانا کا نورانی حکم فرمایا باہمی جنگ وقتال سے اپنے عظیم الشان آخری خطبہ حجۃ الوداع میں سختی سے روکا تھا۔

مسلمان ان احکام کی وجہ سے فقہی اختلافات کے باوجود باہم شیر وشکر ہو کر رہے اگر کسی گروہ پر کوئی مصیبت یا مشکل آ پڑی تو دوسرے گروہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا دینی اور دنیاوی امداد سے نوازا، یہ سارا کام دینی فریضہ سمجھ کر کیا سوچوں کے انداز الگ تھے لیکن ان سب کا مدعا اعلاء کلمۃ اللہ تھا اور سب کا مقصد توحید اور غلبہ اسلام تھا۔

وہ زبان، قلم اور عمل سے اور پھر تلوار سے اسلام کی خدمت کرتے رہے ان کی ان مساعی جمیلہ کے صدقہ میں ہم تک اسلام پہنچا مسلمان اپنے اللہ کریم کے فرمان اور اپنے پیارے نبی

رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی جان اولاد اپنے ماں باپ اور مال وطن سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

وہ سمجھتے تھے کہ سارے کا سارا اسلام محور نبوت کے ارد گرد گھومتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی آنے والی نسلوں کو علامہ اقبال کی زبان میں وصیت کرتے تھے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اور انہیں قرآن پاک کی یہ آیات مبارکہ اچھی طرح یاد تھیں

من يطع الرسول فقد اطاع الله (النساء،۸۰)

﴿ترجمہ﴾ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

مااتكم الرسول فخذوه ومانهكم عنه فانتهوا (حشر،۷)

﴿ترجمہ﴾ جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کریں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے باز آ جاؤ۔

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (آل عمران،۳۱)

﴿ترجمہ﴾ اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ اور اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد تھا "لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين" (مشکوٰۃ شریف)

"تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ سمجھے"۔

مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے ایمان کی جان قرار دیا۔

مغز قرآں جان ایماں روح دین
ہست حب رحمۃ اللعلمین

روز اول سے لے کر آخر تک مسلمانوں کا یہی شعار رہا اور صبح قیامت تک یہی طریقہ کار رہے گا۔

ادیان باطلہ کے پیروکار سمجھتے تھے کہ جب تک عشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گلشن مسلمانوں کے دلوں میں کھلا ہوا ہے اس وقت تک اسلام کے خلاف کوئی کوشش بھی کامیاب نہیں ہو سکتی، لہذا غیروں نے کوشش کی جس طرح ممکن ہو سکے ذات رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس غیر مشروط والہانہ محبت کی چاشنی کو ختم کر دیا جائے اور ذات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات کو متنازعہ بنا دیا جائے تا کہ مسلمان آپس میں اُلجھ پڑیں۔

ان بحثوں کے ذریعے ان کے سینے سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشن شمع کو گل کر دیا جائے، آپ اسلام کی پوری تاریخ پر نظر ڈالیں اس جارہ نامرضیہ پر سب سے پہلے ابن تیمیہ چلتے نظر آتے ہیں ان کی قلم سے آگ نکلتی ہے ان کے منہ سے افراق کے شررے ابلتے ہیں۔

مسلمان ایک دوسرے کو فقہی اختلافات کے باوجود مسلمان سمجھتے تھے۔ مگر ابن تیمیہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا۔ قبروں کی زیارت کے خلاف فتویٰ دیا۔ ساری امت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ رہی تھی مگر ابن تیمیہ نے یہ محبت کا نعرہ لگانے والوں کو مشرک کہا۔

مسلمان اپنے اخلاق اور عقلی و نقلی دلائل سے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے رہے

تھے لیکن ابن تیمیہ دنیائے اسلام کو شرک کی تلوار سے دونیم کر رہے تھے۔ ابن تیمیہ کے نظریات ان کے متوسلین کو اس حد تک عزیز ہیں کہ وہ قول ابن تیمیہ کی پیروی باعث نجات سمجھتے ہیں۔

حق جانشینی ادا کر دیا

ابن تیمیہ نے جو بیج بویا تھا اسے پانی دینے کے لیے محمد بن عبدالوہاب نجدی آگے بڑھے، شیخ نجدی نے ابن تیمیہ کے نظریات کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا۔

یہ وقت تھا جب مغربی استبداد کا دیو مسلمانوں کی گردنوں کو دبوچنے کے لئے اسلامی دنیا پر یلغار کر رہا تھا۔

استعماریت کا یہ شیطان جانتا تھا کہ جب تک مسلمان متحد ہیں اس کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس نے افتراق کے پودے کو پالنے کے لئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے قلم کو منتخب کیا۔

اگر مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد ہوتا تو مغربی استعمار اسلامی دنیا کو مسخر کرنے میں ہرگز کامیاب نہ ہوتا مگر ان اندرونی سازشوں نے جن کی بنیاد ہی گستاخی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رکھی گئی تھی، مسلمانوں کے گلے میں غلامی کا طوق ڈال دیا۔ اس گروہ نجدیہ نے کئی متفق علیہ مسائل و عقائد کو اختلاف بنا کر مسلمانوں کو مشرک قرار دینے میں وہ بے باکی اختیار کی کہ شیطان بھی اپنا دھندہ چھوڑ کر ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گیا کہ لیجئے آپ نے ہمیں فارغ کر دیا اور ہمارا حق جانشینی ادا کر دیا۔

مٹھی بھر نجدیوں کے بغیر شیخ نجد کو سارا عالم اسلام مشرک نظر آنے لگا۔ مسلمانوں میں پہلے بھی تو مصلح پیدا ہوئے تھے مگر انہوں نے مسلمانوں میں گھل مل کر اپنے عمل سے وہ خرابیاں دور کیں جو قرآن و سنت کے خلاف تھیں، یہ دنیائے اسلام کا پہلا بزعم خویش مصلح تھا۔ جس نے ساری دنیائے اسلام کو شرک کی بھٹی میں تبدیل کر دیا اور پھر اصلاح کی تلوار لئے میدان

میں اتر آیا بین الاقوامی سطح پر شیخ نجدی کے پیروکار نے ہمیشہ استعمار اور کفر کا ساتھ دیا۔

(تاریخ نجد وحجاز مصنف عبدالقیوم ہزاروی مطبوعہ لاہور)

(اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے مصنف محمد میاں مظہری مطبوعہ کراچی)

جب انگریز کا اقتدار سمٹا اور جزائر برطانیہ کی محدود فضاؤں تک محدود ہوگیا۔ تو آل سعود اپنے نئے آقا کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور امریکہ کے وجودِ نامسعود کی صورت میں انہیں نیا آقا مل گیا۔

اب اس نئے آقا کے چشم وابرو کے اشاروں پر ناچنا آل سعود کا دین بن گیا ہے وہ دنیائے اسلام کی ہر اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں، جو استعماریت کی دشمن ہے اور ہر اس تحریک پر جان نچھاور کرتے ہیں جو استعماریت کی لونڈی ہے۔ اس کی نوک پلک سنوارنا ان کا ایمان بن چکا ہے۔

اندرونِ ملک نجدیوں کے کارنامے

بیرونِ ملک تو ان کی یہ سیاست ہے اور اندرون ملک ان کا کارنامہ یہ ہے کہ

۱) مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین اسلام کا معیار ہیں۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں جس طرح مسلمان اپنے امیر کا چناؤ کرتے تھے اب بھی مرکز اسلام میں اس طرح چناؤ ہو تو جواب نفی میں ہوگا۔

۲) کسی بھی خلیفہ نے اپنی اولاد کو یہ حق نہیں دیا کہ نسل در نسل ایک ہی خاندان حکومت کرتا رہے تو پھر سعودی خاندان کو یہ مقام کیسے ملا؟

۳) پھر سوال یہ ہے کہ قانون اسلام نے رعایا کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے امیر سے برسر اجلاس کسی بات پر باز پرس کر سکتی ہے جس کی مثال سیدنا ابوبکر، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ادوار میں ملتی ہے۔ (تاریخ الخلفاء امام جلال الدین سیوطی)

کیا آج مرکز اسلام پر شاہی خاندانوں کے حضور کسی مسلمان کو یہ جرأت ہے کہ وہ ایک لفظ بھی ان کے خلاف زبان سے نکال سکے۔ جس نے ایسی جسارت کی اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سعودی حکومت کے راستے سے ہٹادیا جاتا تھا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ اخباری خبر کے مطابق ریاض کی جامع مسجد کے امام نے یہ جسارت کی تو اس کو بمعہ اس کے نوجوان بیٹے کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

(مصنف حکیم محمد ریاض گوجرانوالہ خلیجی جنگ اور اختلاف امت)

نجدیوں کا مزارات کے خلاف جہاد

مرکز اسلام پر قابض نجدی جو اسلام کا دم بھرتے ہیں ان کا کردار یہ ہونا چاہیے تھا کہ امریکہ اور برطانیہ اور دوسرے ممالک جو مسلمانوں کے قلب میں زہر آلود نیزہ گاڑ رہے تھے ان سے باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا جاتا اور مسلمانوں کو پکارتے کہ ہم ہر قسم کی مالی امداد دینے کیلئے تیار ہیں ان یہودیوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کرواگر یہ نہ کرسکتے تو کم از کم کمزور ایمان کی دلیل تو پیش کرتے کہ یہود ونصاریٰ سے مکمل بائیکاٹ کرتے ان سے ہر قسم کا لین دین بند کر دیتے۔ ان کے بینکوں سے اپنی دولت نکال لیتے۔ علیحدہ اسلامی بینک کا قیام عمل میں لاتے لیکن وہابیہ نجدیہ اپنے آقاؤں کو ناراض کرنا تو گوارہ نہ کر سکے ہاں انہوں نے یہ ضرور کیا کہ آسمان ملت کے درخشاں ستارے صحابہ کرام واہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر انہوں نے بلڈوزر چلوادیے، قبرستانوں کو اکھاڑ پھینکا اور جنت المعلی، جنت البقیع کو اپنے جہاد کا نشانہ بنایا۔ ان کا جہاد کافروں کے خلاف نہیں ہوتا مسلمانوں کے خلاف ہوتا ہے۔ کہ انہیں مشرک قرار دیتے ہیں اور مسلمانوں کے مزارات کے خلاف ہوتا ہے کہ انہیں اکھاڑ پھینکتے ہیں۔

سعودیوں نے جس انداز میں قبرستانوں کی حرمت کو پامال کیا ہے اور عظیم المرتبت

ستارگانِ ہدایت کی قبور کو تہس نہس کیا ہے اس کی مثال چودہ سو سال پرانی تاریخ ہی نہیں بلکہ انسانیت کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ نجدی تحریک نے مسلمانوں کے مُسلّمات کے خلاف زبان چلائی، قلم چلائی، اسلامی نظریات کو یقینیات اور ایمانیات سے نکال کر اوہام وشکوک کی دلدل میں ڈال دیا، قبور سے انتقام لیا، اور آثار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مٹادیا۔

(تاریخ نجد وحجاز، مفتی عبدالقیوم ہزاروی مطبوعہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور)

آلِ نبوت اور صحابہ رسالت کے خلاف محاذ قائم کر کے ان کے مزارات کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنایا۔ اولیائے رحمان کے ساتھ تمسخر کیا قرآنی آیات کی من مانی تفسیریں کیں۔ بتوں کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو اولیاء اللہ پر چسپاں کیا۔

وکا ن ابن عمر یر اھم شر ار خلق اللہ الذین اتخذوا آیات نزلت فی القرآن جعلوا ھا علی المومنین (بخاری شریف ۲،۱۰۲۴)

«ترجمہ» حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ کی مخلوق میں ان لوگوں کو بدترین مخلوق قرار دیتے تھے کہ جو آیات بتوں کے بارے میں نازل ہوتیں وہ انہیں اولیاء اللہ پر چسپاں کیا کرتے تھے۔

شفیع امم رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علومِ عالیہ کو شیطان کے علم سے بھی کم قرار دیا۔

اور اب امریکہ کے مقاصد کی ترجمانی ہو رہی ہے۔ لیلائے نجد امریکہ کی ناقہ کی حدی خواں بن گئی ہے آلِ سعود دنیائے نجدیت کے لئے اپنے ریالوں کی تجوریاں کھولے ہوئے

مسلمانوں کے خلاف شرک کے تیر برسائے جارہے ہیں۔ گروہ بندیاں ہو رہی ہیں ملت کا شیرازہ بکھیرا جا رہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم المدد اور یا علی مدد کہنے والے کو شرک کہنے والے یا "استعمار المدد" اور "یا بش المدد" کی گردانیں پڑھ رہے ہیں۔

روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ موڑ کر دعا مانگنے کو شرک کہنے والے وائٹ ہاؤس کے اندر جھانک جھانک کر دیکھ رہے ہیں بش یا کلنٹن خواب میں بڑبڑاتا ہے تو یہ گروہ اسے نجدی پر نازل ہونے والی وحی سمجھ کر قبول کرتا ہے۔ امریکی مسلمان پر گولیاں برساتے ہیں شیلنگ کرتے ہیں اور بم گراتے ہیں تو ان کا نعرہ ہوتا ہے مرحبا۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

غیر مقلدین سے اختلاف کی قسمیں

اہل سنت کا غیر مقلدین کے ساتھ دو قسم کا اختلاف ہے۔

(۱) اصولی

(۲) فروعی

اصولی عقائد میں غیر مقلدین اور دیوبندی مشترک

ہمارا غیر مقلدین کے ساتھ اصل اختلاف عقائد میں ہے، میں یہاں غیر مقلدین کے چند اصولی عقائد کا مختصر ذکر کرتا ہوں دورِ حاضر کا ہر مسلمان ان کے نام اور مقام کو جانتا ہے اس موضوع پر ہمارے اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے جن میں سے مندرجہ ذیل شخصیات کے نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سبحان السبوح الکوکبۃ الشہابیہ اھلاک الوھابیین، تمہید ایمان وغیرہم لکھیں امام فضلِ حق

خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے تحقیق الفتویٰ، غزالی دوراں سید امام احمد سعید احمد شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے "الحق المبین، تسبیح الرحمن، التبشیر برد التحذیر لکھیں۔

مذکورہ بالا بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان حضرات کی کتب کے چند حوالے نقل کر دیتا ہوں تاکہ پتہ چل سکے کہ جمہور مسلمین کے خلاف کہاں کہاں ان حضرات نے نشتر چلائے ہیں۔ اور تیر برسائے ہیں میں لاتعداد حوالوں میں سے صرف چند حوالے نقل کرنے پر کفایت کروں گا تاکہ میرا مقالہ طویل ہونے کی بنا پر موضوع سے ہٹ بھی نہ جائے اور نجدیت کی حقیقت بھی واضح ہو جائے۔

عقیدہ توحید اور نجدیت

توحید کا مدار اسلام ہے مسلمانوں کے سب طبقات اس بات پر متفق ہیں کہ ذات خداوندی وحدہ ہے لاشریک ہے اس کی ساری صفات حق ہیں وہی عبادت کے لائق ہے اور جاہل سے جاہل مسلمان بھی اس کے علاوہ کسی کو مستحق عبادت نہیں سمجھتا، مگر ان نجدیوں غیر مقلدوں نے عقیدہ توحید کی علمبرداری کا دعویٰ بھی کیا اور ذاتِ خداوندی کے بارے میں باتیں بھی کیں، جو کسی اعلیٰ شخصیت کے بارے میں بھی نہیں کی جاسکتیں، مثلاً جھوٹ اور کذب ایسی برائی ہے جس کے قبیح ہونے پر تمام امتیں متفق ہیں اس لیے اس کو قبیح لذاتہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود صادق ہے اور سچ کو ہی پسند فرماتا ہے مسلمانوں کو بھی تاکید فرماتا ہے و کونوا مع الصادقین (التوبہ ۱۱۹)

"اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"

"لعنت الله على الكاذبين" (آل عمران، ۶۱)

"تو جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں"

مگر دوسری طرف آپ نجدیوں کی توحید بھی دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور وہ فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام پر جھوٹ کا القاء کر سکتا ہے۔

(رسالہ یک روزہ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی ص ۱۷، ۱۸، فاروقی کتب خانہ ملتان)

ایک دوسرے صاحب بولے کہ افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔

(الجہد المقل ص ۴۱، ۴۲، مصنف مولوی محمود الحسن مکتبہ ساڈھور)

میں تو یہاں صرف یہی لکھوں گا ساری دنیا کے مسلمان حکمران جیلیں توڑ دیں کیونکہ سب جیلیں افعال قبیحہ کی سزا کے لئے ہیں اور جب دربار سدا بہار نجد سے فتویٰ آگیا ہے کہ قبیحہ حرکتیں مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ تو مجرموں بے چاروں کا کیا قصور ہے؟ انہیں جیل میں کیوں ڈالا جائے۔ اگرچہ اس موضوع پر بہت سی گوہر افشانی ان مصنفین کے دیگر ساتھیوں نے بھی کی ہے مثلاً رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں

(فتاویٰ رشیدیہ)

مگر میں اپنے اندر ہمت نہیں پاتا کہ ان کی عبارات نقل کروں، بھلا وہ لوگ انسانوں کی قبیح حرکات ذات کبریا میں ثابت کرنے لگ جائیں ان سے یہ شکایت کون کرے کہ نبیوں کو اپنے جیسا بے مایہ انسان نہ کہو، ہاں صرف ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ کچھ اندازہ ہو سکے۔

اے لیلائے نجد ایں ہم اوردہ تست

اور انسان خود مختار ہے اچھا کرے یا نہ کرے اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کرے گا؟

بلکہ اللہ تعالیٰ کو اس کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

۱) واہ کتنی حسین عکاسی فرمائی ہے عقیدہ توحید کی اللہ تعالیٰ کو تب پتہ

چلتا ہے جب انسان کام کر چکتا ہے واقعی نجدیت زندہ باد ہاں یہی معنی ہوگا۔

اس آیت کریمہ **عندہ مفاتیح الغیب**

غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

(بلغۃ الحیران ص ۱۴۵، ۱۵۷ مولوی حسین علی واں بھچراں) (استاد مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی)

شاید یہی مفہوم ہے وحی کے ان الفاظ کا وھو بکل شیء علیم ۔وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

مسلمانوں کو تو یہ شکایت ہے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی عطاء سے علم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قائل نہیں۔ اب شکوے چھوڑ دو۔ انہوں نے تو خداوند قدوس جل جلالہ سے بھی علم چھین لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اس وقت علم ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ایک کام کر چکتی ہے۔ بتایئے اس عقیدے کے بعد خدا اور بندے میں کیا فرق رہ گیا؟ ہاں فرق ضرور ہے کہ بندے کا علم اللہ کے علم سے مقدم ہے کہ وہ کام کر رہا تھا تو اسے اپنے کام کا علم تھا لیکن اس کے خالق کو تب پتہ چلا جب بندہ کام سے فارغ ہو گیا۔ یہ سب نجدیت کے کارنامے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

نجدی دربار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ جذبہ محرکہ ہے جو مسلمانوں کو آپس میں بھی متحد کرتا ہے اور غیروں پر بھی دھاک بٹھاتا ہے اور غیر آج تک اسی جذبہء ایمان وعمل کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں برصغیر میں غیر مقلدین کے قائد ملت وہابیہ کے حدی خواں جناب اسماعیل دہلوی نے غیروں کی خوب مدد کی۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی، ولی، جن، فرشتے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۳ مولوی مسافر خانہ اسماعیل دہلوی)

سبحان اللہ! جس مذہب میں ایسی عبارت تقویۃ الایمان ٹھہری خدا جانے ضعیف الایمان کے لیے کیسی عبارات ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے تو سب جہانوں کے لیے ایک ہی رحمت بنائی جو سب کے لئے کافی قرار پائی، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے **وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین** (الانبیاء، ۱۰۷)

"اور ہم نے سب جہانوں کے لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا"

صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ آگے چل کر لکھتے ہیں یقین کر لینا چاہیے کہ ہر مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۲ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ کراچی)

قرآن حکیم انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے عنداللہ وجیھا (سورۃ الاحزاب) کے پیارے الفاظ بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیائے کرام کے لیے بڑی وجاہت ہے جبکہ علم بردار نجدیت کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چمار سے بھی ذیادہ ذلیل ہیں۔

جبکہ اولاد آدم نبی زادے ہیں۔ لہٰذا وہ سب مکرم ہیں

"ولقد کرمنا بنی آدم" (بنی اسرائیل، ۷۰)

"بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی"

مگر اولادِ آدم تو دور کی بات خود نبیوں کو بھی چمار سے زیادہ ذلیل قرار دے رہے ہیں۔

اور میرا یہ مقالہ بہت طویل ہوتا جا رہا ہے میں مختصر طور پر امام غیر مقلدین کی دریدہ دہنی اور بے باکی کے چند نمونے پیش کرتا ہوں اور معزز قارئین سے توقع کرتا ہوں کہ قیاس کن از گلستان من بہار مرا۔

تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے گوہر افشانی کی۔

۱) اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۷ بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

۲) اس کے دربار میں ان کا تو یہی حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں۔

۳) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی، ولی، جن، فرشتے، جبرائیل اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

۴) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

۵) رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

۶) یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں

۷) انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کی جائے

(تقویۃ الایمان ص ۸۶ بالمقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

نیز اپنی کتاب صراط مستقیم میں یہ بھی لکھا ہے وہ صرف ہمت بسوئے شیخ زامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۸۶ مصنف مولوی اسماعیل دہلوی مکتبہ تلفیہ لاہور)

اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے

(صراط مستقیم اردو ص ۱۲۶، مکتبہ سعید اینڈ سنز کراچی)

تیسرا باب

ہندوستان میں فتنہ غیر مقلدین

ہندستان میں عام مسلمان اور بادشاہ سب کے سب سنی حنفی رہے جس کی سب سے بڑی دلیل مغلیہ دور کی اہلسنت کی مساجد ہیں مثلاً بادشاہی مسجد، مسجد وزیر خاں، سنہری مسجد، اور بابری مسجد وغیرہ اسی لیے انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا حنفی مذہب تسلیم کر کے اسی مذہب کی کتابیں مثلاً ہدایہ شریف، فتاویٰ عالمگیری اور درمختار کا انگریزی میں ترجمہ کرایا، اور انہیں کتابوں کے مطابق مقدمات کا فیصلہ رہا۔ پھر چونکہ اس ملک میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمان ان سے کافی عقیدت رکھتے تھے۔

اس لیے مولوی اسماعیل دہلوی جو کہ اسی خاندان کا ایک فرد تھا۔ اس نے سوچا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر کے ہم بھی اپنے ماننے والوں کا لشکر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان کے تاج و تخت پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

جیسا کہ ابن عبدالوہاب نجدی نے مسیلمہ کذاب کے شہر کے امیر محمد ابن سعود کے ساتھ مل کر پاک سرزمین مدینہ منورہ اور مکۃ المکرمہ پر قبضہ کیا اور "سعودی" عرب نام رکھا۔

(تاریخ نجد و حجاز مفتی عبدالقیوم، مطبوعہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور)

اسی خیال کے پیش نظر مولوی اسماعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب، کتاب التوحید کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں۔ جن میں من گھڑت توحید تحریر کی۔ مثلاً اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا، عبدالنبی علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، اور غلام محی الدین نام رکھنے کو شرک ٹھہرایا۔

کسی نبی یا ولی کے مزار کی زیارت کے لیے سفر کرنا ان کے مزار پر شامیانہ کھڑا کرنا، روشنی کرنا، فرش بچھانا، جھاڑو دینا، لوگوں کو پانی پلانا، اور ان کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنا، ان ساری چیزوں کو شرک قرار دیا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۷، مولوی اسماعیل دہلوی دارالاشاعت کراچی)

مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حکایات اولیاء میں (حکایات اولیاء ارواح ثلاثہ مصنف مولوی اشرف علی ص ۱۱۹ مطبوعہ کراچی) لکھا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے آباؤ اجداد (جو علم وفضل اور تقویٰ و دیانت میں مسلم الثبوت تھے) کے مذہب کے خلاف رفع یدین کیا کرتے تھے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ایماء پر شاہ عبدالقادر نے مولوی محمد یعقوب کے ذریعے پیغام دیا کہ رفع یدین چھوڑ دو، اس سے خواہ مخواہ فتنہ پیدا ہوگا۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے جواب دیا کہ اگر عوام کے فتنے کا خیال کیا جائے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا۔

جو شخص میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اس پر شاہ عبدالقادر نے فرمایا: بابا، ہم تو یہ سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا ہوگا مگر وہ تو ایک حدیث کا معنیٰ بھی نہ سمجھا۔

یہ حکم تو اس وقت ہے کہ جب سنت کے مقابل خلاف سنت ہو۔ اور جس مسئلہ کے متعلق گفتگو ہے اس میں سنت کا مقابل خلاف سنت نہیں بلکہ دوسری سنت ہے کہ جس طرح رفع یدین کرنا سنت ہے یونہی رفع یدین نہ کرنا بھی سنت ہے۔

اس جواب پر اسماعیل دہلوی چپ ہو گئے مگر رفع یدین ترک نہ کیا اور جب پشاور میں پٹھان علماء نے اعتراض کیا تو رفع یدین ترک کر دیا اور سو شہیدوں کے ثواب سے

دستبردار ہو گئے۔

(تحقیق الفتویٰ اردو ترجمہ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علامہ عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور)

غیر مقلدین کا نجدی وہابی نام کیوں؟

غیر مقلدین کو محمد بن عبدالوہاب کی پیروی کے سبب نجدی وہابی کہا جاتا ہے اگر ان کی نسبت مورثِ اعلیٰ کی طرف کی جائے تو وہابی کہا جاتا ہے اور اگر مورثِ اعلیٰ کی جائے پیدائش کی طرف نسبت کی جائے تو نجدی کہا جاتا ہے۔

جیسے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو مرزائی بھی کہا جاتا ہے اور قادیانی بھی پہلی نسبت مورث کی طرف اور دوسری نسبت پیدائش کی طرف۔

وہابیوں کا عوام الناس کو ایک اور فریب

نجدی وہابی عوام الناس کو فریب یوں دیتے ہیں کہ وہاب اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور آخر میں ی ''نسبت'' کی ہے جس کا معنیٰ ہے اللہ والا، جیسا کہ مدنی کا معنیٰ ہے مدینے والا، ایسے ہی وہابی کا معنیٰ ہے اللہ والا، اب جو وہابی صحیح پڑھا لکھا نہیں ہے وہ اپنے آپ کو وہابی کہلانے سے چڑتا ہے۔ اس لیے ہم ملت وہابیہ سے پوچھتے ہیں کہ اگر بالفرض وہابی کا معنیٰ اللہ والا ہے تو وہابی کہنے سے چڑنا نہ چاہیے بلکہ خوش ہونا چاہیے۔ حالانکہ وہابی چڑتے ہیں اس کی ایک واضح مثال 11 اکتوبر 1991 جنگ اخبار میں شاہ فہد کا بیان سرخی کے ساتھ شائع ہوا۔

شاہ فہد نے مسلم ممالک کے وزراء اطلاعات کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اسلامی ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ سعودیوں کو وہابی کہنا بند کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ محمد بن عبدالوہاب اٹھارویں صدی عیسوی کا ایک مسلم سکالر تھا۔ جسے السعود خاندان کی حمایت حاصل تھی اگر وہابی کا معنیٰ اللہ والا ہوتا تو شاہ

فہد پوری ملت اسلامیہ سے وہابی نہ کہنے کی اپیل نہ کرتا بلکہ خوش ہوتا۔لہٰذا ثابت ہوا کہ وہابی کا معنیٰ اللہ والا نہیں بلکہ وہابی سے عرفی معنیٰ مراد لیا جائے گا،اور وہابی کا عرفی معنیٰ امت مسلمہ میں گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

غیر مقلدین کو اہلِ حدیث کس نے بنایا

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ۔

متحدہ ہندوستان میں فرقہ سازی کا سنگِ بنیاد مولوی اسماعیل دہلوی نے رکھا اور نوزائیدہ جماعت کا نام ''محمدی گروہ'' بنایا۔ (حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی ۹۹ مطبوعہ لاہور)

مسلمانان پاک وہند ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی کرتے ہیں لہٰذا انہیں وہابی کہنا ہی مناسب ہے۔کیوں کہ اس سے عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ جو اپنے آپ کو صرف محمدی کہے وہ وہابی ہے تنگ آ کر ان لوگوں نے اپنے آپ کو ''موحد'' کہلوانا شروع کر دیا۔

اس پر مسلمان یہ کہتے تھے کہ واقعی منکرین شان رسالت ہونے کے باعث وہابی حضرات بھی سکھوں کی طرح ''موحد'' ہیں۔

ان تمام حالات سے تنگ آ کر مولوی محمد حسین بٹالوی نے حکومت کا سہارا لیا۔کہ وہ قانوناً ہماری جماعت کا نام اہل حدیث مشتہر کرے تا کہ آئندہ کوئی سرکاری یا غیر سرکاری آدمی اس نام کے سوا کسی اور نام سے موسوم نہ کرے۔

چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ارکان جماعت اہل حدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدہ تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی وہاں سے باقاعدہ منظوری آ گئی،کہ آئندہ وہابی کے بجائے ''اہل حدیث'' کا لفظ استعمال

لیا جائے۔

اس امر کی اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو گورنمنٹ یو۔پی کی طرف سے بذریعہ خط نمبر ۳۸۶، ۲۰ جولائی، ۱۸۲۹ء کو ملی، چنانچہ غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری (المتوفی ۱۹۶۸ء) کے سوانح نگار مولوی عبدالمجید خادم سہروردی نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس کارنامے کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

مولوی محمد حسین نے اشاعۃ السنۃ کے ذریعے اہل حدیث کی بہت خدمت کی لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔آپ نے حکومت کی خدمات،انعام اور جاگیر بھی پائی۔

(سیرت ثنائی مصنف مولوی عبدالمجید،ص ۳۷۲ مطبوعہ گوجرانوالہ ۱۹۵۲)

نوزائیدہ گروہ کا سرکاری نام اہل حدیث منظور کیوں کروایا گیا؟

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے نوزائیدہ گروہ کا نام اہل حدیث اس لئے منظور کروایا تھا کہ علمائے اکرام کی تصانیف میں محدثین حضرات کے لئے محدث اور اہل حدیث کے الفاظ عام استعمال ہوتے تھے۔لہٰذا اس نام کے باعث یہ بے خبر مسلمانوں کی آنکھوں میں بڑی آسانی سے دھول جھونک سکتے تھے کہ دیکھئے ہماری جماعت کا ذکر متاخرین تو کیا متقدمین کی تصانیف عالیہ میں بھی موجود ہے۔

لہٰذا جب سے قرآن وحدیث تھا اسی وقت سے اہل حدیث بھی تھے۔

اس نام کے رکھنے اور لکھوانے میں مصلحت

کاش! یہ حضرات جماعت کا نام بدلنے کی جگہ اپنی روش کو بدلتے جس ناجی گروہ اہل سنت وجماعت سے بھاگے تھے۔اسی میں آ ملتے ملت اسلامیہ کا ساتھ دیتے اور برٹش نوازی پر لعنت بھیجتے اور اسی آواز پر کان دھرتے

گرچہ ہے دلکشا بہت حسن فرنگ کی بہار
طائرک بلند بال دانہ و دام سے گزر

غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبند کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں۔ کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی تیرھویں صدی میں نجد میں ظاہر ہوا۔ چونکہ یہ خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ رکھتا تھا۔ اس لیے اس نے اہل سنت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا رہا۔ ان کے قتل کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔

اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔

بہت سے لوگوں کو اس کی تکالیف شاقہ کی وجہ سے مدینہ منورہ اور مکہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(شہاب ثاقب ص ۴۲، مصنف مولوی حسین احمد مدنی مطبوعہ لاہور)

دیوبند مسلک کے ایک دوسرے مشہور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔ (المہند ص ۳۷)

مولانا محمد علی جوہر لکھتے ہیں نجدیوں کا یہی کارنامہ ہے کہ مسلمان کے خون میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں۔ (حالات محمد علی جوہر حصہ اول ص ۳۷)

میل جول سے احتیاط

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ جو کہ اکابر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، وغیرہ کے

پیرو مرشد ہیں وہابیہ نجدیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

غیر مقلد لوگ دین کے رہزن ہیں۔ ان کے ساتھ میل جول سے احتیاط کرنی چاہیے۔ (شمائل امدادیہ ص ۲۸ مطبوعہ مدنی کتب خانہ ملتان)

غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے علمائے دیوبند کا فتویٰ

مولوی رشید احمد گنگوہی کا ارشاد ہے کہ جو علمائے دین کی توہین اور ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں قبر کے اندر ان کا منہ قبلہ سے پھر جاتا ہے بلکہ یہ فرمایا کہ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

• غیر مقلدین چونکہ آئمہ دین کو برا سمجھتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز بھی پڑھنا مکروہ ہے۔ (تذکرۃ الرشید نمبر ۲۸۲، جلد نمبر ۲ سطر ۲۱ تا ۲۴ مطبوعہ دہلی)

علمائے دیوبند کی دوغلی پالیسی

گزشتہ صفحات میں آپ نے غیر مقلدین کے بارے میں علمائے دیوبند کی رائے پڑھی اب ذرا غیر مقلدین کے ساتھ ان کی دوغلی پالیسی کا بھی جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا ان کی وہی صورت حال نہیں جو منافقین مدینہ کی تھی، مثلاً دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ (جلد اول کتاب التقلید ص نمبر ۱۱۹) میں لکھا ہے۔

لوگ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اور ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد میں سب متحد ہیں اور اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کا سا ہے۔

تقلید کی بحث

''تقلید'' کا لغوی معنیٰ: لغت کے اعتبار سے تقلید، اتباع، اطاعت اور اقتداء سب

ہم معنی ہیں۔ تقلید کا مادہ قلادۃ ہے قلادۃ جب انسان کے گلے میں ڈالا جائے ہار کہلاتا ہے۔

تقلید کا شرعی معنی:

"التقلید ھو قبول قول الغیر بلا حجۃ"

﴿ترجمہ﴾ شرعی محقق کے قول کو بلا حجت قبول کرنا۔

(المستصفی ج۲، ص ۳۸۷ بحوالہ جاءالحق حصہ اول تقلید کی بحث)

تقلید کی اس تعریف کے مطابق راوی کی روایت کو قبول کرنا التقلید فی الروایت ہے کسی محدث کی رائے کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف ماننا بھی تقلید ہے کسی امتی کے بنائے ہوئے اصول حدیث اور اصول تفسیر کو ماننا بھی تقلید ہے۔

تقلید جائز و ناجائز:

جس طرح لغت کے اعتبار سے کتیا کے دودھ کو بھی دودھ ہی کہا جاتا ہے اور بھینس کے دودھ کو بھی دودھ کہتے ہیں مگر احکام میں حلال اور حرام کا فرق ہے اسی طرح تقلید کی بھی دو قسمیں ہیں مذموم و محبوب۔

مذموم تقلید

اگر حق کی مخالفت کے لیے کسی کی تقلید کرے۔ تو یہ مذموم ہے جیسا کہ کفار و مشرکین خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کے لیے اپنے گمراہ آباؤ اجداد کی تقلید کرتے ہیں۔

محبوب تقلید

اگر حق پر عمل کرنے کے لیے تقلید کرے کہ میں مسائل میں براہ راست استنباط نہیں کرسکتا۔ اور مجتہد کتاب و سنت کو ہم سے زیادہ سمجھتا ہے اسی لیے اس سے خداوند کریم اور نبی کریم

ی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات سمجھ کر عمل کرے تو یہ تقلید جائز و محبوب ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔

ن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے؟

شرعی مسائل تین طرح کے ہیں۔

(۱) عقائد۔

(۲) وہ احکام جو صراحتاً قرآن و حدیث سے ثابت ہوں۔

(۳) وہ احکام جو قرآن و حدیث سے استنباط و اجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں تقلید کی جاتی ہے۔

۱) عقائد میں تقلید

عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں لہٰذا اگر کوئی پوچھے کہ توحید و رسالت تم نے کیسے مانی تو یہ نہ کہا جائے گا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے سے بلکہ دلائل توحید و رسالت سے کیونکہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔

۲) وہ احکام جو صراحتاً قرآن و حدیث سے ثابت ہوں۔

صریح احکام میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں، مثلاً پانچ نمازیں، نمازوں کی رکعتیں، تیس روزے، روزے کی حالت میں کھانا پینا حرام ہونا یہ وہ احکام ہیں جن کا ثبوت نص قطعی سے صراحتاً ہوتا ہے اور جن احکام کا ثبوت نصِ قطعی سے صراحتاً ہو ان میں بھی تقلید جائز نہیں۔

۳) کن مسائل میں تقلید کرنا واجب ہے؟

جو مسائل قرآن و حدیث یا اجماع امت سے اجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں غیر مجتہد کے لیے تقلید کرنا واجب ہے۔

کن کی تقلید کریں؟

مسائل اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید کی جائے گی اور مجتہد کا اعلان ہے کہ (القیاس مظھر و مثبت) کہ ہم کوئی مسئلہ اپنی ذاتی رائے سے نہیں بتاتے بلکہ ہر مسئلہ کتاب وسنت واجماع امت سے ظاہر کر کے بیان کرتے ہیں یعنی پہلے مسئلہ قرآن پاک سے لیتے ہیں وہاں نہ ملے تو حدیث سے اگر حدیث سے واضح طور پر نہ ملے تو اجماع صحابہ سے اگر اجماع صحابہ میں بھی اختلاف ہو تو جس طرح خلفائے راشدین اس سے مسئلہ اخذ کرتے ہیں اگر یہاں بھی کسی مسئلہ کا حل نہ ملے تو اجتہادی قواعد سے اس طرح مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہیں جس طرح ایک حساب دان نئے سوال کا جواب حساب کے قاعدوں کی مدد سے معلوم کر لیتا ہے اور وہ اس کی ذاتی رائے نہیں فن حساب ہی کا ہوتا ہے۔

کون تقلید کرے؟

جیسا کہ ایک ریاضی دان کے سامنے جب سوال آئے گا تو وہ خود حساب کر کے قواعد کی مدد سے جواب معلوم کرے گا لیکن جس کو حساب کے قواعد ہی نہیں آتے وہ حساب دان سے پوچھ لے گا اس طرح مسائل اجتہادیہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔

(۱) قواعد اجتہادیہ سے مسئلہ تلاش کر کے کتاب وسنت پر عمل کرے گا۔

(۲) جبکہ غیر مجتہد یہ سمجھ کر کہ میں خود کتاب وسنت سے مسئلہ استنباط کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اس لیے کتاب وسنت کے ماہر سے پوچھ لوں، کہ اس میں کتاب وسنت کا کیا حکم ہے؟ اس طرح عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں لیکن مقلد ان مسائل کو ان کی ذاتی رائے سمجھ کر عمل نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھ کر تقلید کرتا ہے کہ مجتہد نے ہمیں مراد خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگاہ کیا ہے۔

''طریقہ نمازِ حنفی احادیث کی روشنی میں''

﴿حدیث مبارکہ﴾

"صلوا کما رایتمونی اصلی"

''نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا'' (بخاری کتاب الآذان رقم الحدیث 631)

طہارت:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لاتقبل صلوۃ بغیر طھور ولاصدقۃ من غلول۔

﴿ترجمہ﴾

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قبول ہوتی نماز بغیر طہارت (وضو) کے اور نہ صدقہ حرام مال سے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ رقم الحدیث (534) ابوداؤد رقم الحدیث (59) ترمذی ابواب الطہارۃ رقم الحدیث (1) ابن ماجہ کتاب الطہارۃ رقم الحدیث (274,273,272) مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

گردن کا مسح:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من توضا ومسح یدیہ علی عنقہ وقی الغل یوم القیامۃ۔

(تلخیص الحبیر ص 93/1 علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری باختلاف الفاظ، اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین 365/2 مطبوعہ دار الفکر بیروت، سنن دار قطنی 74/1، کشف الخفاء للعجلونی 290/2 مطبوعہ مکتبہ دار التراث بیروت)

﴿ترجمہ﴾

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن طوق سے بچ گیا۔

اذان سے پہلے حمد وصلوٰۃ:

وعن عروۃ ابن زبیر رضی اللہ عنہ عن امراۃ من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجدفکان بلال یوذن علیہ الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظرہ الی الفجر فاذاراہ تمطیٰ ثم قال اللھم انی احمدک استعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن قالت واللہ ماعلمتہ کان ترکھالیلۃ واحدۃ ھذہ الکلمات۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 519)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ بنی النجار کی ایک خاتون سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میرا گھر مسجد کے اطراف کے گھروں سے زیادہ بلند تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے گھر پر چڑھ کر اذان دیا کرتے تھے۔ اور وہ آخری شب میں آجاتے اور گھر کی چھت پر بیٹھ کر صبح صادق کے طلوع ہونے کو دیکھتے تو انگڑائی لیتے پھر یہ دعا مانگتے ''اے اللہ میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے لئے تیری مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں'' وہ کہتی ہیں کہ وہ پھر اذان دیتے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ خدا کی قسم مجھے یاد نہیں پڑتا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی ایک شب میں یہ دعا نہ پڑھی ہو۔

اس حدیث پاک سے اذان سے پہلے درود پاک پڑھنے کا جواز ملتا ہے۔ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے یہ دعا مانگتے رہے درود پاک بھی سب دعاؤں سے بہترین دعا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کی ہر مشکل آسان فرمادیتا ہے۔

اذان کے بعد صلوۃ وسلام:

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذاسمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بھا عشراثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لاینبغی الالعبدمن عباداللہ وارجوان اکون اناھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ۔

(مسلم کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 847 ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 523 ترمذی کتاب المناقب رقم الحدیث 3614 نسائی کتاب الاذان رقم الحدیث 677) القول البدیع ص ۱۱۳، از امام سخاوی علیہ الرحمہ، اشعۃ اللمعات قاری ج ۱ ص ۳۱۲، تفسیر ترجمان القرآن ج ۱۱ ص ۱۰۴، از صدیق بھوپالی وہابی)

﴿ترجمہ﴾

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی اسی طرح سے کہو جسطرح مؤذن کہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں

جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے۔

بوقت اذان انگوٹھے چومنے کا بیان:

(۱) پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپکے پاس بیٹھے تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اذان دینا شروع کردی جب اشھد ان محمد رسول اللہ کہا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھو پر رکھا اور کہا قرۃ عینی بک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ ہوگئے اور رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ تم نے کیا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

(تفسیر روح البیان ج 7،ص 329، حاشیہ تفسیر جلالین، ص 357، موضوعات کبیر، 346)

(۲) سیدنا امام حسن اور خضر علیہما سلام نے فرمایا:۔

من قال حین یسمع الموذن یقول اشھدان محمدرسول اللہ مرحباًبحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویقبل ابھامیہ وجعلھما علی عینیہ لم یعم ولم یرمدابدا

(المقاصد الحسنہ رقم الحدیث 1021، ص 385، دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت امام حسن اور خضر علیہما السلام نے فرمایا جو شخص موذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے "**مرحباًبحبیبی وقرۃ عینی محمدبن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**" اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گیں۔

(۳) **"من قبل ظفری ابھامیہ عندسماع اشھدان محمدرسول اللہ فی الاذان اناقائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ"**

(فتاویٰ شامی ص 370، مطبوعہ مصر، جامع الرموز فصل الاذان ج 1، ص 135)

﴿ترجمہ﴾

جو شخص اشھد ان محمد رسول اللہ کے وقت اپنے انگوٹھوں کے ناخن چومے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کا قائد ہوں گا اور میں اسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

سر ڈھانپنا:

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات۔

(شمائل ترمذی باب جاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 723 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

﴿ترجمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر کپڑا رکھتے تھے گویا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کپڑا تیلی کپڑا ہے۔

ٹوپی پہننے کا حکم:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر بستر الراس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ او القلنسوۃ وینھی عن کشف الراس فی الصلوٰۃ

(شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ نمبر 372 فرید بک سٹال لاہور)

﴿ترجمہ﴾

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم دیتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے:

حدثنا عون بن کھمس عن ابیہ قال "قمنا الی الصلوٰۃ بمنیٰ والامام لم یخرج فقعد بعضنا فقال لی شیخ بن اھل الکوفۃ مایقعدک قلت ابن بریدۃ قال ھذا السمود" (ابو دائود کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 543)

﴿ترجمہ﴾

امام ابوداؤد حضرت کھمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے منیٰ میں نماز کے لئے اٹھنے کا ارادہ کیا اور امام صاحب ابھی نہیں آئے تھے تو ہم میں سے بعض بیٹھے رہے تو مجھ سے اہل کوفہ میں سے ایک شیخ نے کہا آپ کیوں بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) کے بیٹے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت کھڑا ہونا تکبر سے سر اونچا کرنا ہے (جو مکروہ ہے)

مقتدی نماز کے لئے کب کھڑے ہوں؟

استاذ المحدثین والفقہاء محرر فقہ حنفی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند رفیع الشان تابعی حضرت ابراھیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں

"اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا طلحۃ بن مصرف عن "ابراھیم قال اذا قال المؤذن "حی علی الفلاح" فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا ـــــــ (الخ)"

(کتاب الآثار بروایت امام محمد ص 21 طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

حی علی الصلوٰۃ اور حی الفلاح پر کھڑے ہوں:

امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی مصنف میں نقل کیا ہے۔

"حدثنا ابن علیہ عن خالد عن ابی معشر عن ابراھیم قال کان اذا قال المؤذن حی الصلوٰۃ قام ـــــ (الخ)

مؤذن جب حی الصلوٰۃ کہتا تو حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو جاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 442/1، کتاب الصلوٰۃ فی الامام متی یکبر، دار الفکر بیروت)

صفیں سیدھی رکھو:

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی۔

(نسائی کتاب الامامۃ رقم الحدیث 812)

﴿ترجمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اُس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

نیت کرنا:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "انما الاعمال بالنیات۔۔۔۔۔۔(الخ)

(بخاری رقم الحدیث 1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

ہاتھ کانوں تک اٹھانا:

"عن براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذاافتتح الصلوٰۃ رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لایعود"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 750)

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے نرمے تک اُٹھاتے پھر (نماز میں کسی جگہ) نہ اُٹھاتے۔

"عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم رفع یدین حین افتتح الصلوٰۃ ثم لم یرفعهما حتی انصرف"

(مصنف عبدالرزاق ج۲ص۷۰ مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت)(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 752)(مسند احمد ج۴ ص۳۰۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، جب نماز شروع فرمائی (رفع یدین کیا) ہاتھ اُٹھائے پھر رفع یدین نہیں کیا، یہاں

تک کہ نماز سے فارغ ہوگئے۔

"عن مالك بن الحويرث ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه حتى يحاذى بهما اذنيه"

(صحیح مسلم، ج1، ص168، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)(مسند ابو عوانہ ج 2، ص94، مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ)(معرفۃ السنن والآثار ج1، ص496، مطبوعہ دار کتب العلمیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

نوٹ!

"جن احادیث میں کندھوں اور سینوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے ان کو امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ متوفی ۳۲۱ھ نے سخت سردی کی حالت پر محمول کیا ہے جبکہ چادر اوڑھ رکھی ہو"

(شرح المعانی الآثار ج1، ص29،30 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

بصورت دیگر احناف نے بیک وقت تینوں قسموں کی احادیث پر بھی عمل کیا ہے اس طرح کہ ہاتھوں کو اس طرح اٹھایا جائے کہ ہتھیلیوں کے کنارے اور کلائیاں کندھوں کے برابر ہو جائیں اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو تک چھو جائیں اور انگلیوں کے پورے کانوں کے اوپر جائیں تو اس طریقہ کے مطابق تمام روایات پر عمل ہو جائے گا جس طرح احناف کا طریقہ ہے۔ (واللہ اعلم)

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں:

"قال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه الا اصلی بکم صلوٰۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 748، ترمذی باب الصلوۃ رقم الحدیث 257 نسائی کتاب الافتتاح رقم الحدیث 1025 کتاب التطبیق رقم الحدیث 1057)

﴿ترجمہ﴾

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہنے لگے کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھ کے نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو صرف پہلی مرتبہ ہی ہاتھ اُٹھائے (یعنی تکبیر تحریمہ میں)۔

"عن علقمۃ قل قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اوّل مرۃ قال ابوعیسیٰ حدیث ابن مسعود حسن وبہ یقول غیرواحدمن اہل العلم من اصحاب النبی علیہ السلام والتابعین"

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انھوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی ص 64, 65، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب خانہ کراچی)(سنن ابی داؤد، ج1، ص109 مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور)(شرح معانی الاثار، ج1، ص132)

(امام بخاری کے استاد مصنف ابن ابی شیبہ، ج1، ص236 مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)(امام بخاری کے استاد مصنف عبدالرزاق، ج2، ص71 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیروت)(مجمع الزوائد ج2، ص101، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)(سنن نسائی ج1، ص170، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

یہ حدیث صحیح ہے

(محلی ابن حزم وہابی، ج3، ص4)(ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر صاحب وہابی، ص41)(تعلیقات سلفیہ علی سنن نسائی از عطاء اللہ امرتسری وہابی ج1، ص123)(تحقیق ناصر الدین البانی وہابی، ج1 ص254، بیروت حدیث نمبر 9,8)(لآلی المصنوعہ ج2 ص18، از امام جلال الدین سیوطی)

"عن براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذافتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ ثم لایعود برفعھما حتی یسلم من صلوٰتہ"

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر سلام پھیرنے تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(مسند الامام اعظم ص156 مطبوعہ مکتبۃ الکوثر الریاض)(امام بخاری کے استاد)مصنف ابن ابی شیبہ، ج1، ص236، مطبوعہ ادارۃ القرآن)(سنن ابی داؤد، ج1، ص109، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور)(سنن دار قطنی، ج1، ص292, 94، مطبوعہ نشر السنہ ملتان)(شرح معانی الاثار ج1، ص132، مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور)(مسند ابی لیلیٰ، ج2، ص152)(مدونۃ

الکبریٰ ج1ص69)

”عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذافتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذاارادان یرکع وبعدمایرفع راسہ من الرکوع فلایرفع ولا بین سجدتین“

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے افتتاح کے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع کے وقت اور رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔

(المسند حمیدی، از عبداللہ بن زبیر حمیدی جو امام بخاری کے استاد ہیں، ج2،ص277 مطبوعہ عالم الکتب بیروت)(صحیح امام ابوعوانہ ص463)

غیر مقلدوں کو چیلنج

آخر میں ہمارا غیر مقلدوں کو چیلنج ہے کہ تمام ذخیرہ حدیث سے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع متصل صریح حدیث دکھادیں قولی یا فعلی۔ جس میں یہ مذکور ہو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری زندگی رفع یدین کیا یعنی وصال شریف تک رفع یدین کیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی اس کو مان لیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔

غیر مقلدین حضرات کبھی تو ہمیشہ کے رفع یدین کا کان سے استدلال کرتے ہیں اور کبھی لفظ اذا سے استدلال کرتے ہیں لیکن یہ بات خود بھول جاتے ہیں کہ ہم تو خود ائمہ مجتہدین کا استدلال نہیں مانتے اور ان کو اپنا استدلال منوانے پر سینہ زوری کرتے ہیں۔ کتنی بے شرمی کی بات ہے کہ جو لوگ ائمہ کرام مجتہدین، فقہآ کرام کے استدلالات کو نہیں مانتے وہ اپنا استدلال پیش کریں اور اس پر منوانے کے لئے سینہ زوری کریں۔

کبھی یہ لوگ رفع یدین وصال شریف تک ثابت کرنے کے لئے کسی نہ کسی امام کے باندھے ہوئے باب کا سہارا بھی لے لیتے ہیں۔

لیکن ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے کہ ہم تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہی اعلان کرتے رہے ہیں کہ قرآن وحدیث کے بغیر کوئی حجت نہیں کسی کی بات معتبر نہیں کسی کی بات کو ماننا جائز نہیں اور ہم خود ایک غیر معصوم امتی کا باندھا ہوا باب پیش کررہے ہیں انکار پر آئیں تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول وفعل حجت نہیں اور ماننے پر آجائیں تو ایک محدث کا باندھا ہوا باب بطور دلیل پیش کردیتے ہیں۔

کاش یہ لوگ غور وفکر سے کام لیتے اور انصاف کا دامن نہ چھوڑتے اور انصاف کا خون نہ کرتے تو ان پر یہ بات واضح ہوجاتی کہ ترک رفع یدین پر حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح ہے جو کہ صریح بھی ہے جس میں وضاحت بھی ہے کہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کی نماز ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھ کر دکھائی تو رفع یدین سوائے تکبیر افتتاح کے نہیں کیا۔

آخر میں ایک ضروری بات

ہمارے اور غیر مقلدین میں رفع یدین کے بارے میں اختلاف یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ہے یا نہیں۔ کیوں کہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات کے مقر ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ہے، کیونکہ ہم احناف کے نزدیک رفع یدین متروک منسوخ ہے۔ اس کا مطلب ہی یہی ہے کہ پہلے آپ نے کیا پھر ترک کر دیا۔ صرف رفع یدین مابہ النزاع نہیں ہے۔ بلکہ اختلاف کا سبب دوام رفع یدین ہے یعنی غیر مقلدین یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری زندگی ایک رکعت بھی بغیر رفع یدین کے نہیں پڑھی اور ساری زندگی رفع یدین کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال شریف ہو گیا اور ہم احناف کہتے ہیں کہ یہ دوام ثابت نہیں ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے چاہیے تو یہ تھا کہ غیر مقلدین صرف ایک ہی کوئی ایسی حدیث صحیح مرفوع صریح متصل پیش کر دیتے جس کے متن میں یہ وضاحت ہوتی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال شریف تک یا ہمیشہ رفع یدین کیا۔ تو بات ختم ہو جاتی لیکن اس کی بجائے غیر مقلدین حضرات وہ روایات پیش کرتے ہیں جن میں صرف رفع یدین کا ذکر ہے۔ دوام رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں ہے اور ایسی روایات ہمارے خلاف نہیں اور غیر مقلدین کے موافق نہیں کیونکہ ان کے دعویٰ کے مطابق نہیں۔ دعویٰ کچھ کرتے ہیں اور دلیل کوئی دیتے ہیں۔ یہ جہالت ہے یا کہ ضد۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

رفع یدین کے منسوخ ہونے پر واضح حدیث

آج تک غیر مقلدین تو ایسی صحیح صریح مرفوع حدیث پیش نہیں کر سکے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہی آئندہ کر سکیں گے جس میں یہ موجود ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکوع والی رفع یدین ہمیشہ کی ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا آیئے ہم آپ کی خدمت میں وہ حدیث پیش کرتے ہیں جس میں صریحاً یہ مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے رکوع والا رفع یدین کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور ابتدا کی رفع یدین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔

آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن حارث الخشنی القیروانی متوفی سنہ ۳۶۱ھ اپنی کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین کے ص ۲۱۴ پر سند صحیح سے مرفوعاً یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

﴿حدیث مبارکہ﴾

حدثنی عثمان بن محمد قال: قال لی عبیداللہ بن یحییٰ بحدثنی عثمان بن سوادة بن عباد عن حفص بن میسرة عن زید بن اسلم عن عبداللہ بن عمر قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمکة نرفع ایدینا فی بدء الصلاة وفی داخل الصلاة عند الرکوع فلما ھاجر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المدینة ترک رفع الیدین فی داخل الصلاة عند الرکوع وثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلوٰة..........توفی۔

﴿ترجمہ﴾

جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے نماز کی ابتداء میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت اور جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے اندر رکوع والا رفع یدین چھوڑ دیا اور ابتداء کی رفع یدین پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۲۱۴)

قارئین گرامی قدر: یہ حدیث پاک رفع یدین عندالرکوع کے نسخ میں کتنی واضح دلیل ہے۔ پھر بھی اگر کوئی نہ مانے تو اس کی مرضی ہے۔

اس کی سند میں کل سات راوی ہیں اب ان کی توثیق ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے راوی مؤلف کتاب ہیں جن کا اسم گرامی ہے۔

ابو عبداللہ محمد بن حارث الخشنی القیروانی۔

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں، الحافظ الامام کہ یہ حدیث کا حافظ اور امام ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱۶ ص ۱۶۵، تذکرۃ الحفاظ ۳ ص ۱۳۸)

اس امام کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(۱) تاریخ علماء الاندلس ۲ ص ۱۱۲ تا ۱۱۳

(۲) الاکمال لابن ماکولا ۳ ص ۲۶۱

(۳) ترتیب المدارک ۴، ص ۵۳۱

(۴) الانساب ۵، ص ۱۳۰

(۵) معجم الادباء ۱۸ ص ۱۱۱

(۶) العبر ۲ ص ۳۲۴

(۷) مرآۃ الجنان ۲ ص ۷۵

(۸) النجوم الزاھرہ ۴ ص ۶۴

(۹) شذرات الذھب ۳ ص ۳۹

(۱۰) ہدیۃ العارفین ۲ ص ۴۷

(۱۱) طبقات الحفاظ ص ۳۹۷

(۱۲) شجرۃ النور ۱ ص ۹۴

ان تمام کتب میں اس امام جلیل کا شاندار ترجمہ موجود ہے۔

اس سند کے دوسرے راوی ہیں؛ جناب عثمان بن محمد

ان کا پورا نام اس طرح ہے، عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک من اھل قبرۃ ان کے متعلق امام محمد بن حارث فرماتے ہیں کہ:

قال خالد بن سعد عثمان بن محمد، ممن عنی بطلب العلم و درس المسائل و عقد الوثائق مع فضلہ و کان مفتی اھل موضعہ۔

﴿ترجمہ﴾

جناب خالد بن سعد نے فرمایا کہ عثمان بن محمد ان میں سے ہے جنہوں نے مجھ سے علم حاصل کیا ہے اور مسائل کا درس لیا ہے اور یہ پختہ عقد والے ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اور یہ اپنے موضع کے مفتی تھے۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۲۱۶)

تاریخ علماء الاندلس کے ص ۳۴۳ پر بھی آپ کی تعریف موجود ہے۔

اس سند کے تیسرے راوی ہیں، جناب عبیداللہ بن یحیٰی اللیثی

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں کہ:۔

قال ابن الفرضی و کان کریماعاقلاعظیم الجاہ والمال مقدمافی الشوریٰ منفردابرئاسة البلد۔

﴿ترجمہ﴾

کہ ابن الفرضی نے کہا کہ عبیداللہ بن یحیٰی کریم عقل والا اور بڑی عزت والا اور مال والا ہے مشاورت مین اس کو مقدم کیا جاتا، شہر کی ریاست میں منفرد تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ:۔

قال ابن بشکوال فی بعض کتبہ کان متمولاسمحاً جواداکثیر الصدقات والاحسان کامل المرؤہ۔

﴿ترجمہ﴾

ابن بشکوال نے اپنی بعض کُتب میں کہا ہے کہ یہ راوی بڑا سخی، صدقہ وخیرات کرنے والا، احسان کرنے والا اور کامل مروت ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۳ص ۵۳۲،۵۳۳)

مزید امام ذھبی لکھتے ہیں کہ: "**الفقیہ الامام المعمر**"

"یہ راوی فقیہ امام معمر ہیں" (سیر اعلام النبلاء ۱۳ص۵۳۱)

امام محمد بن حارث قیروانی فرماتے ہیں کہ:۔

"**قال خالدبن سعدسمعت محمدبن ابراھیم بن حیون یثنی علی عبیداللہ بن یحیٰی ویوثقہ**"۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص۱۷۲)

یہ راوی محدث امام ثقہ ہے اور یہ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتا ہے، امام ابن معین

اور امام احمد ابن حنبل نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ امام ابوزرعہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی خوف نہیں اور امام ابوحاتم نے فرمایا اس کا مقام صدق ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ج۸،ص۲۳۱ للذھبی)

امام حفص بن میسرہ کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

تہذیب الکمال ۷ص ۷۳، تاریخ یحیٰی بروایۃ الدوری ۲ص ۱۲۲، تاریخ الدارمی ص ۲۶۷، تاریخ الکبیر للبخاری ۲ص ۳۶۹، کتاب المعرفۃ والتاریخ اص ۱۷۲، الکنی والاسماء للدولابی ۲ص ۱۵۱، الجرح والتعدیل ۳ص ۱۸۷ وغیرہ میں۔

اس سند کے چوتھے راوی ہیں، جناب عثمان بن سوادۃ

ان کے متعلق امام محمد بن حارث قیروانی لکھتے ہیں کہ:۔

قال عثمان بن محمد قال عبیداللہ بن یحییٰ: کان عثمان بن سوادۃ ثقة مقبولاعندالقضاۃ والحکام و کان من اھل الخیر والفضل وقال اخبرنی عن عبیداللہ انہ کان من اھل الذھدوالعبادۃ و کثرۃ التلاوۃ۔

﴿ترجمہ﴾

عثمان بن محمد نے کہا کہ فرمایا جناب عبیداللہ بن یحیٰی نے کہ عثمان بن سوادۃ ثقہ اور مقبول ہے، قضاۃ اور حکام کے نزدیک اور یہ راوی خیر وفضل والا، زہد والا، عبادت کرنے والا اور کثرت سے تلاوت کرنے والا ہے۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص۲۱۴)

اس راوی کے متعلق امام ابن الفرضی لکھتے ہیں۔

عثمان بن سوادۃ من اھل القرطبة قال لی عثمان بن محمدقال لی عبیداللہ بن یحییٰ کان عثمان بن سوادۃ ثقة مقبولاعندالقضاۃ والحکام و کان من اھل الذھدوالعبادۃ و کثیر الاتلاوۃ۔

﴿ترجمہ﴾

عثمان بن سوادۃ اھل قرطبہ سے ہے، مجھے عثمان بن محمد نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن یحییٰ نے کہا کہ عثمان بن سوادۃ ثقہ مقبول ہے قضاۃ اور حکام کے نزدیک اور یہ اہل زہد سے، عبادت گزار اور بکثرت تلاوت کرنے ولا ہے۔ (تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص ۲۴۲)

اس سند کے پانچویں راوی ہیں، جناب حفص بن میسرہ۔

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں کہ:۔

المحدث، الامام الثقة ابوعمر الصنعانی العقیلی نزیل عسقلان یروی عن زیدبن اسلم...... وثقه ابن معین واحمد، وقال ابوزرعه لاباس به وقال ابوحاتم محله الصدق۔

امام زیدبن اسلم کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی ہے۔

طبقات ابن سعد، تاریخ یحییٰ بروایة الدوری، تاریخ کبیر للبخاری، کتاب المعرفة والتاریخ للمنوی، تاریخ ابوزرعه، الکنی والاسمآء، الجرح والتعدیل، کامل بن عدی، ثقات ابن شاهین، الحلیه لابی نعیم، الانساب للسمعانی، تاریخ دمشق، اسد الغابه، الکامل فی التاریخ، تذکرة الحفاظ، الکاشف، العبر، تهذیب الکمال، معجم البلدان، شذرات الذهب وغیره۔

اس سند کے چھٹے راوی ہیں، جناب امام زیدبن اسلم

امام ذھبی ان کو الامام الحجہ القدوہ لکھتے ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جناب امام علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور جناب

امام علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے تھے کہ انسان اس کی مجلس میں بیٹھے جس سے ہی نفع حاصل ہو۔اور جناب زیدبن اسلم کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں ایک علمی حلقہ ہوتا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۳۱۶ للذھبی)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام احمد، ابوزرعہ، ابوحاتم، محمد بن سعد، نسائی اور ابن خراش ان سب نے زیدبن اسلم کو ثقہ کہا ہے۔

جناب یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ زیدبن اسلم ثقہ ہے، اہل فقہ اور اہل علم میں سے ہے اور قرآن کی تفسیر کا عالم ہے۔ (تہذیب التہذیب ۲ ص ۲۳۱)

جناب خالد بن سعد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن ابراہیم بن حیون سے سنا وہ عبیداللہ بن یحییٰ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو ثقہ کہتے تھے۔

امام محمد بن حارث مزید لکھتے ہیں کہ:۔

وكان عاقلاوقوراًوافر الحرمة عظيم الجاه بعيدالاسم تام المروه عزيز النفس عزيز المعروف نهاضابالاثقال مشاور افى الاحكام۔

﴿ترجمہ﴾

یہ دانا اور بڑی عزت والے تھے کامل مروت والے عزیز النفس عزیز المعروف اور احکام میں ان سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۱۷۰)

امام ابن الفرضی لکھتے ہیں کہ:۔

كان رجلاعاقلاكريماعظيم المال والجاه مقدمافى المشاورة فى الاحكام۔

﴿ترجمہ﴾

یہ آدمی عقل مند کریم بڑے مال اور مرتبے والا ہے اور احکام میں ان کو مشورہ کے مقدم کیا جاتا۔ (تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص ۲۰۶ تا ۲۰۷)

امام عبیداللہ بن یحییٰ کا ترجمہ ان کتب میں بھی ہے۔

(جذوۃ المقتبس ص ۲۶۸، بغیۃ الملتمس ص ۳۵۵، شذرات الذہب ۲ ص ۲۳۱)

اس سند کے ساتویں راوی صحابیِ رسول جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

جن کے ثقہ، صادق، عادل اور جلیل القدر ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

تو قارئین گرامی قدر! الحمدللہ دلائل قویہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس سند کے تمام راوی مضبوط، اہل صدق، ثقہ ہیں۔ اور یہ حدیث مرفوع ہے صحیح ہے اور صریح بھی ہے، جس میں رکوع کی رفع یدین کا ترک واضح طور پر موجود ہے۔

اب بھی اگر غیر مقلدین نہ مانیں تو ان کی مرضی ہے لیکن یہ بات تو واضح ہوگئی کہ الحمدللہ رفع یدین عندالرکوع کا نسخ اظہر من الشمس ہے اور احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کا اس پر عمل ہے۔ اب میں یہ کہنے پر حق بجانب ہوں کہ احناف زندہ باد۔

(بشکریہ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب)

الحمدللہ رب العالمین

واللہ الہادی الی الرشد و الہدایۃ و صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہٖ و ازواجہ و اولادہٖ و اصہارہٖ و انصارہٖ اجمعین۔

تمت بالخیر

☆☆☆☆☆☆☆

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

عن علقمة بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن ابيه قال رايت النبی صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوٰة تحت السرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ باب وضع الیمین علی الشمال 1/ 427 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

﴿ترجمہ﴾

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

بعد از نماز ذکر:

"عن عبدالله بن عباس ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبی صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم"

(صحیح بخاری ج 1، ص 116، قدیمی کتب خانہ)(صحیح مسلم ج 1، ص 217، رقم الحدیث 1219)(صحیح ابن خزیمہ، ج 2، ص 228، المکتب اسلامی)(فتح الباری، ج 2، ص 325، از ابن حجر عسقلانی)(عمدۃ القاری، ج 6، ص 124، از علامہ بدر الدین عینی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔

(امداد الفتاویٰ ج 4، ص 443، از اشرف علی تھانوی دیوبندی)(اخبار اہل حدیث

امرتسر،ص9،21جنوری،1938ءازثناءاللہ امرتسری وہابی)

كنت اعلم اذاانصرف بذالك اذاسمعته۔

(صحیح بخاری شریف، ج 1،ص 116،قدیمی کتب خانہ)(مسلم شریف، ج 1، ص217)(اخبار اہل حدیث ص9، از ثناءاللہ امرتسری وہابی)

''حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب نمازی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو میں اس ذکر پاک کو اپنے کانوں سے سنتا تھا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''كنت اعرف القضاء صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير''

(صحیح مسلم شریف، ج 1،ص 317)(مشکوٰۃ شریف ج 1،ص 98)(اشعۃ اللمعات فارسی، ج1،ص418)(صحیح ابن خزیمہ، ج1،ص822،مطبوعہ لکھنو)

﴿ترجمہ﴾

''میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے پورا ہوجانے کو تکبیر کی بلند آواز سے پہچان کرتا تھا''

وعن عبدالله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذسلم من صلوته يقول بصوته الأعلىٰ لااله الاالله۔۔۔۔۔۔۔(الخ)

(مشکوٰۃ ص،88باب الذکر بعد الصلوۃ رقم الحدیث963)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جوں ہی نماز کا سلام پھیرتے بلند آواز سے فرماتے لاالٰہ الا اللہ الخ۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتاویٰ:

جو دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک حجۃ اللہ اور وارث الانبیاء ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:۔

(دیگر حقیقت ذکر جہر وحق آنست کہ انکار آں سفاہت واضح است در تلاوت قرآن جہر صریح است)

(فتاویٰ عزیزیہ فارسی ج1،ص17،مطبوعہ مجتبائی)

﴿ترجمہ﴾

''حق یہ ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنے کا انکار جہالت ہے کیونکہ تلاوت قرآن مجید میں صریح ذکر جہر ہے''۔

بسم اللہ جہراً نہیں:

عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان رضى الله تعالىٰ عنهم فلم اسمع احداًمنهم بجهر بسم الله الرحمن الرحيم۔

(نسائی کتاب الافتتاح رقم الحدیث 906 باختلاف الالفاظ،مسلم کتاب الصلوۃ رقم الحدیث888، بخاری شریف، ج۱،ص۱۰۳،مطبوعہ نور احمد کراچی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ان میں سے کسی کو بھی میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے نہیں سنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۲) "ان عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجر"

(مؤطا امام محمد ص 102 مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور) (مصنف عبدالرزاق، ج 2 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۳) "عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ"

(مؤطا امام محمد ص 102 مطبوعہ آفتاب پریس لاہور) (نصب الرایہ بحوالہ علل متناہیہ من طرق دارقطنی، ج 2 ص 19، مکتبہ اسلامیہ ریاض) (کنز العمال ج 8 ص 286 مطبوعہ التراث اسلامی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۴) "عن المختار بن عبداللہ بن علی قال انما یقرأ خلف الامام من

لیس علی الفطرۃ"

(امام بخاری کے استاد) (مصنف ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ، ج 1، ص 376، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی) (مصنف عبدالرزاق متوفی 211ھ، ج 2، ص 137، مطبوعہ مکتب اسلامیہ بیروت) (سنن دارقطنی ج 1، ص 334، مطبوعہ نشر السنہ ملتان)

﴿ترجمہ﴾

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے وہ شخص قرأت کرتا ہے جو فطرت پر نہ ہو۔

نوٹ!

جن احادیث مبارکہ میں سورۃ فاتحہ کی نماز میں پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے جیسے **"لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب" "من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا با القرآن فھی خواج خواج خراج"** (مسلم ج 1، ص 169،70، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ رکوع سجود والی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے امام کی ہو یا مقتدی کی مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی کیلئے امام کی قرأت کافی ہے جیسے گزر چکا ہے امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے ۔اگر یہ کہا جائے کہ مقتدی کیلئے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے تو اس صورت میں کہ جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور مقتدی فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں شامل ہو گیا نماز نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی حالانکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس نے امام کے پیچھے رکوع کو پالیا اس نے رکعت کو پالیا (حوالہ حدیث سنن دارقطنی ج ۱، ص ۳۴۷، مطبوعہ نشر السنہ ملتان) اس صورت میں نماز ہو جائے گی اس لئے ہو جائے گی کہ مقتدی کیلئے فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں ہے امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے اور امام فاتحہ پڑھ چکا ہے۔

آمین آہستہ کہنا:

عن علقمة بن وائل بن حجر رضی الله تعالیٰ عنه الله صلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلمابلغ غیر المغضوب علیهم ولاالضالین قال آمین واخفی بهاصوته۔

(مصنف عبدالرزاق 136/2 رقم الحدیث 2797 مطبوعہ دارالفکر بیروت، مصنف ابن ابی شیبہ 414/1 کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 27 طحاوی 158/1، ترمذی باب الصلوۃ رقم الحدیث248)

﴿ترجمہ﴾

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ''ولاالضالین'' پر پہنچے تو آمین کہی اور آہستہ آواز سے کہی۔

آمین آہستہ کہنا گناہوں کی معافی کا سبب:

''عن ابی ہریرۃ رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اذاامن الامام فامنوا فانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفرله ماتقدم من ذنبه''

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(بخاری شریف ج1، ص108، مطبوعہ نورمحمد اصح المطابع کراچی)(مسلم شریف، ج1، رقم

الحدیث 817)(سنن ابی داؤد، ج1، ص244، بیروت، لبنان)(سنن نسائی، الرقم الحدیث، 25)(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث، 851)(مسندامام احمد بن حنبل رقم الحدیث 7643)(صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث، 569)

''فائدہ''

فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ موافقت اس وقت ہوگی جب آمین آہستہ کہیں گے۔

حضرت عمر، علی، عبداللہ بن مسعود اور ابراہیم نخعی وغیرہم سے روایت ہے کہ ''چار چیزوں کو امام آہستہ کہے، تعوذ، تسمیہ، ثناء، اور آمین''

(کتاب الآثار الامام محمد ص 111، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)(عمدۃ القاری، ج 2 ص52,50، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ)

جلسہ:

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفترش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع

(مسلم کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 1110 ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 783)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ اور درندوں کی طرح بازو (کلائیاں) بچھانے سے بھی منع فرماتے تھے۔

تشہد میں انگلی سے اشارہ بلاحرکت:

عب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذادعاولایحرکہا

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 898 نسائی کتاب السہو رقم الحدیث 1269)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (التحیات میں) دعا کے وقت کلمہ شہادت کے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے مگر حرکت نہیں کرتے تھے۔

سجدہ سہو:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلم ثم سجدسجدتی السہووھو جالس ثم سلم"

(نسائی کتاب السہو رقم الحدیث 1329)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر دو سجدہ سہو کئے۔ بیٹھے پھر سلام پھیرا۔

دعا بعد از نماز:

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذاسلم لم یقعدالامقدارمایقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذاالجلال والاکرام۔

(مسلم، کتاب المساجد رقم الحدیث 1336, 1335, 1334، ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 1512 ترمذی کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 298 نسائی کتاب السہو رقم الحدیث 1337، ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، رقم الحدیث 924)

بعد از نماز صلوۃ وسلام:

"عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر وعمر معہ فلماجلست بدات بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ"

(ترمذی باب السفر رقم الحدیث 593 مسند امام احمد بن حنبل 286/1,400,437,445 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث 8414 سنن الکبریٰ للبیہقی 153/2 صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث 1156)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب میں (نماز پڑھ کر) بیٹھا اللہ کے ذکر سے ابتداء کی پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ دیا جائے گا، جو مانگے گا دیا جائے گا۔

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا:

"عن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذادعافرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ" (ابوداؤد کتاب الوتر رقم الحدیث 1492)

﴿ترجمہ﴾

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔

وتر تین ہیں:

"عن عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لعائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوتر؟ قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا اکثر من ثلاث عشرۃ"

(ابوداؤد کتاب التطوع رقم الحدیث 1362)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (یعنی تہجد کے نوافل کبھی چار کبھی چھ) کبھی آٹھ کبھی دس پڑھتے مگر وتر تین ہی رہتے) تین وتر کی روایات مندرجہ ذیل کتب میں بھی ہیں البتہ الفاظ کا فرق ہے۔

(سنن دار قطنی 8/2 ص مطبوعہ نشر السنہ ملتان) (بخاری شریف ج 1، ص 52، مطبوعہ نور احمد اصح المطابق کراچی) سنن نسائی ج 1، کارخانہ تجارت)

دعائے قنوت قبل رکوع:

"عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع"

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم الحدیث 1182 باختلاف الالفاظ، ابوداؤد کتاب الوتر رقم الحدیث 1427 نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار رقم الحدیث 1698)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

الفاظ دعا قنوت:

اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشیٰ عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

(سنن کبریٰ 211,210,6/2 باختلاف الالفاظ والترتیب)

﴿ترجمہ﴾

اے اللہ بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ ہوجاتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور چلتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد پڑھے:

"عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعدما تطلع الشمس"

(ترمذی باب الصلوۃ رقم حدیث 423، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم الحدیث 1156 سنن الکبری للبیہقی 182/2، المستدرک للحاکم 274/1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو سنتیں (قبل از جماعت) نہیں پڑھیں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

(فرق الفاظ سے بخاری 82/1)

جمعہ کی سنتیں:

"عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یصلی قبل الجمعۃ اربعا و بعدھا اربعا" (ترمذی باب الجمعۃ رقم الحدیث 523)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی دو سنت دو نفل)۔

"ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یکرہ ان یصلی بعد صلوٰۃ الجمعۃ مثلھا قال ابو جعفر فلذالک استحبّ ابو یوسف الاربع قبل الرکعتین"

(شرح معانی الآثار، ج4، ص234، المکتبۃ الحقانیہ ملتان)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے بعد جمعہ جیسی (دو رکعتیں) پڑھنے کو ناپسند کرتے امام ابو جعفر (طحاوی) فرماتے ہیں اس لیے امام ابو یوسف نے مستحب یہ لکھا ہے کہ پہلے چار پھر دو پڑھی جائیں۔

نمازِ فجر کا مستحب وقت:

"عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر"

(ترمذی باب الصلوٰۃ رقم الحدیث 154 باختلاف الالفاظ، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 424 نسائی کتاب المواقیت رقم الحدیث 547 ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 672 مسند طیالسی رقم الحدیث 959 سنن الکبریٰ للبیہقی 277/1 شرح معانی الآثار 108,105/1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے نمازِ فجر روشنی کر کے پڑھو اس لئے کہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔

نمازِ ظہر کا مستحب وقت:

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی سفر و معہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یقیم فقال ابرد ثم اراد ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابرد فی الظھر قال حتیٰ راینا فیء التلول ثم اقام فصلیٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ان شدة الحر من فیح جهنم فابردوا عن الصلوٰة۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ رقم الحدیث 158 باختلاف الالفاظ بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ 535، 539 کتاب الاذان رقم الحدیث 629 کتاب بدء الخلق رقم الحدیث 3258 مسلم کتاب المساجد رقم الحدیث 616، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 401

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے تو انہوں نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو کچھ دیر بعد پھر اقامت کہنا چاہی تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کو ٹھنڈا کرو۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حتیٰ کہ ہم نے ریت کے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ میں سے ہے لہذا نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

نماز تراویح بیس رکعت سنت ہے:

عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان الناس یقومون علی عهد عمر ابن الخطاب فی شهر رمضان بعشرین رکعة

(سنن کبریٰ 496/2 مؤطا امام مالک کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم الاثر 132 مصنف ابن ابی شیبہ 285/1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے (یہ الفاظ سنن کبریٰ کے ہیں مگر دوسری کتب جن کا حوالہ دیا گیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے حضرت ابی بن کعب کو حکم دیا کہ وہ تراویح پڑھائیں لوگ ان کے پیچھے پڑھیں اور بیس تراویح اور تین وتر پر اجماع ہو گیا حرمین شریفین میں اس وقت سے آج تک بیس تراویح تین وتر پر عمل ہے)۔

جنازہ کی چار تکبیریں:

عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا

(ترمذی کتاب الجنائز رقم الحدیث 1022 باختلاف الالفاظ، بخاری کتاب الجنائز رقم الحدیث 1245، 1333 مسلم کتاب الجنائز رقم الحدیث 2201 ابوداؤد کتاب الجنائز رقم الحدیث 3204 نسائی کتاب الجنائز رقم الحدیث 1970، 1979 ابن ماجہ کتاب الجنائز رقم الحدیث 1534)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھا تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔

بیہقی میں ہے کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری جنازہ پڑھا اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔ مؤطا میں ہے کہ ابوہریرہ نے فرمایا میں پہلے تکبیر پھر اللہ کی حمد پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پھر دعا پڑھتا ہوں۔

دعا بعد نماز جنازہ:

"فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب" (الانشراح، 8،7)

اس آیت کی تفسیر میں جلیل القدر مفسرین کرام روایات نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ، حضرت ضحاک، حضرت مقاتل اور حضرت کلبی علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ جب تو فرض نماز سے فارغ ہو جائے تو رب کریم کی طرف دعا کیلئے کھڑا رہ۔

(تفسیر ابن جریر ج 3، ص 130، مطبوعہ مصر) (تفسیر معالم التنزیل، ج 7، ص 220

(تفسیر خازن ج 7، ص 220)

نوٹ!

نماز جنازہ بھی فرض کفایہ ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء

(ابوداؤد کتاب الجنائز رقم الحدیث 3199 ابن ماجہ کتاب الجنائز رقم الحدیث 1497)

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوص کے ساتھ دعا مانگو۔

امام سرخسی جو دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک شمس الائمہ ہیں اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں کہ۔

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ایک جنازہ پر نماز جنازہ کے بعد پہنچے تو انہوں نے نمازیوں کو ارشاد فرمایا۔

"ان سبقتمونی بالصلوٰة علیه فلا تسبقونی بالدعا"

اگرچہ تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے لیکن دعا میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔

(مبسوط سرخسی ص 68، ج)

(۳) حضرت ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں ان کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے صاحبزادی کا جنازہ ھایا۔

"ثم اقام بعد الرابعة قدر ما بین التکبیرین یدعو ثم قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع فی الجنازة هکذا"

پھر ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی تکبیر (جنازہ پڑھنے کے بعد) کھڑے رہے اور دعا فرماتے رہے دو تکبیروں کے مقدار کے برابر پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ اس طرح جنازہ ادا فرماتے تھے۔

(سنن الکبریٰ، ج 4، ص 42، مطبوعہ حیدرآباد دکن)

"قد صلیٰ علی الصبی و دعا له بان یعافیه الله من فتنة القبر"

(۴) بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کیلئے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ رکھے۔

(بہجۃ النفوس شرح صحیح بخاری ج 1، ص 122، مطبوعہ مصر)

عورت اور مرد کی نماز میں فرق:

عن یزید بن ابی حبیب رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة فی ذالك لیست کالرجل۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی 2/223 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ بدن زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

﴿ترجمہ پڑھئے اور فیصلہ کیجئے !!!!!!﴾

توہین باری تعالیٰ کے چند نمونے

اللہ تعالیٰ کو چال باز لکھ دیا

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین (سورہ الانفال، ۳۰)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری

''تدبیر تیرے پکڑنے کو کررہے تھے اور خدا بھی پوشیدہ کار رہا تھا اور خدا سب سے اچھا تدبیر کرنے والا ہے''۔

ترجمہ۔ وحید الزماں غیر مقلد

''اور وہ (اپنا) داؤ کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔''

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ

''اور وہ اپنا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے''

ومکرو مکرًا ومکرنا مکرًا وھم لا یشعرون (سورہ النمل، ۵۰)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری

''انہوں نے ہر طرح کے خفیہ داؤ کیے ہم نے بھی خفیہ حکم دیا ایسا کہ ان کو نیست و نابود کر دیا اور داؤ کیا ان کو خبر بھی نہ ہوئی''۔

ترجمہ۔ وحید الزماں غیر مقلد

''اور انہوں نے ایک داؤ کیا اور ہم نے بھی ایک داؤ کیا اور ان کو (ہمارا داؤ) معلوم ہی نہ تھا''

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ

''اور انہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی اور وہ غافل رہے''

اللہ تعالیٰ کو داؤ کرنے والا لکھ دیا

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (سورہ آل عمران، ۵۴)

ترجمہ مولوی ثناء اللہ امرتسری

''اور یہودیوں نے مسیح کی ایذاء کیلئے طرح طرح مخفی داؤ کیے خدا نے ان سے داؤ کیا خدا سب داؤ کرنے والوں سے اچھا ہے۔''

ترجمہ وحید الزماں غیر مقلد

''اور انہوں نے خفیہ داؤ کیا اور اللہ نے ان سے داؤ کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ

''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے''

اہلحدیث وہابی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو چال باز اور داؤ کرنے والا لکھ کر سخت گستاخی اور بےادبی کی ہے۔

معاذ اللہ۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہرگز نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو فریب دینے والا دھوکہ دینے والا دغا دینے والا لکھ دیا

ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم (سورۃ النساء۔۱۴۲)

ترجمہ مولوی ثناء اللہ امرتسری

''جو منافق اللہ سے داؤ بازی کرتے ہیں وہ ان کو سزا دے گا۔''

ترجمہ وحید الزمان غیر مقلد

''منافق (سمجھتے ہیں) کہ وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے''۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف

''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا''۔

اللہ تعالیٰ کو مجسم مان لیا جبکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے

ثم استوی علی العرش (سورہ اعراف،۵۴)

ترجمہ وحید الزمان غیر مقلد

''پھر اپنے تخت پر بیٹھا''

اہل حدیث کہلوانے والے نجدی وہابیوں کے امام وحید الزمان غیر مقلد اہل حدیث نے اپنے ترجمہ قرآن میں وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض کے تحت لکھا ہے جب وہ کرسی پر بیٹھا تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔ معاذ اللہ

(حاشیہ آیۃ الکرسی قرآن مترجم از وحید الزمان غیر مقلد اہل حدیث، استواء علی العرش از صدیق بھوپالی، ص ۱۲)

نجدی، وہابی اور اہل حدیث کہلوانے والے مولویوں کی جہالت اور غلطیوں کا نمونہ دیکھئے۔

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں لکھ دیا کہ تخت پر بیٹھا وغیرہ یوں اللہ تبارک وتعالیٰ کو مجسم مان لیا۔ معاذ اللہ

جبکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب ''اثنا عشرہ'' میں لکھتے ہیں۔

''عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی جہت نیچے اوپر یا دائیں بائیں کی تصور نہیں کی جا سکتی یہی عقیدہ اور مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے''

شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ نمبر 64 پر ہے

''اللہ تعالیٰ زمان اور مکان سے پاک اور منزہ ہے کیوں کہ زمان اور مکان مخلوقات میں شامل ہیں''

فتاوٰی عالمگیری مطبوعہ مصر جلد صفحہ ۲۵۹ اور بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ میں ہے۔

''اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے''

خزانۃ الروایات میں ہے:۔

''کہ کسی نے اللہ تعالیٰ کو اوپر اور نیچے سے متصف کیا تو یہ تشبیہ کفر ہے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

''پھر عرش پر استوٰی فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)''

﴿ترجمہ پڑھئے اور فیصلہ کیجئے !!!!!!﴾

توہین رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند نمونے

آیت نمبر ۱

انا فتحنا لک فتحاً مبینا o لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر

(سورہ فتح ۱،۲)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

تا کہ خدا تجھ پر ظاہر کرے کہ اس نے تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشے ہوئے ہیں

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

(اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہے) ہم نے تجھے کھلم کھلا فتح دی فتح اس لیے (کہ تو اللہ کا شکر کرے اور) اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی محدث بریلی شریف

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

مسلمانو! غور فرمایئے اہلحدیث مولویوں کے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے گناہ گار تھے اور آئندہ بھی گناہوں کی امید تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایک سند دینا پڑی کہ ہم نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے۔ (معاذ اللہ)

جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں انہیں گناہ گار سمجھنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

جیسا کہ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ 151 میں ہے۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے کفر اور بری باتوں سے پاک ہیں۔

اے مسلمانو! یاد رکھو کہ مشکوٰۃ شریف باب الوسوسہ میں ہے کہ:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان چھو بھی نہیں سکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرین یعنی ساتھ رہنے والا شیطان تو مسلمان ہی ہو گیا اس لیے یہ حضرات شیطانی وسوسہ سے بھی محفوظ ہیں اور نفس امارہ سے بھی پاک ہیں۔ بلکہ یہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے جن غلاموں پہ نگاہ کرم فرما دیں وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور شیطان ان سے ڈر کے بھاگتا ہے۔

جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ:۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس راستے سے گزرتے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

اس لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے جبکہ سورۃ فتح کی اس آیت مبارکہ میں "لك" میں "ل" سبب کے معنی میں آیا ہے اس لیے امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترجمہ قرآن "کنز الایمان" ہی بہترین ترجمہ ہے۔

وہابی حضرات

کی بدعقیدگی اور گستاخیوں نے نئے نئے انگریز محققین اور دوسرے غیر مسلموں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زبان درازی

گستاخیوں کا موقعہ دے دیا ہے آگے مزید ملاحظہ فرمائیں اور اہلحدیث کی گستاخیوں کو دیکھ کر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آنسو بہائیں۔

آیت نمبر۲

واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات (سورہ محمد، ۱۹)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اور اپنے گناہوں اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بخشش مانگا کرو۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہلحدیث

اور اپنے گناہ کی بخشش کے لئے دعا مانگتا رہ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کے (گناہوں کے) لیے بھی۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

آیت نمبر۳

واستغفر لذنبك وسبح بحمد ربك بالعشى والابكار
(سورہ مومن، ۵۵)

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

اور اپنے قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح

اور شام اس کی پاکی بولو۔

یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی تمام ظاہری حیات طیبہ میں اپنی گناہ گار امت کیلئے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگتے رہے۔

فکر امت میں راتوں کو روتے رہے
اپنی امت کے گناہوں کو دھوتے رہے

آیت نمبر ۴

ووجدک ضالاً فھدیٰ (سورہ الضحیٰ، ۷)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اور تجھے دینی مسائل کی تفصیل سے بے خبر پایا تو رہنمائی کی۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا اور پھر راہ پر لگایا۔

ترجمہ۔ مولانا محمد جوناگڑھی اہلحدیث

اور تجھے بھولا پا کر ہدایت نہیں دی۔

(تفسیر صلاح الدین یوسف مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ سعودی عرب)

یہ وہ ترجمہ ہے جو کہ نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں نے مرکز اسلام سعودی عرب سے چھپوایا ہے۔ کہ تجھے بھولا پا کر ہدایت نہیں دی جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ہدایت نہیں دی (نعوذ باللہ) تو تم کیسے ہدایت پا گئے۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"

اہلحدیث مترجم نے "ضالاً" کا ترجمہ بھٹکا ہوا بے خبر الفاظ سے کیا ہے جو کہ صریحاً غلط اور بے ادبی ہے اہلحدیث مولوی نے یہ نہ دیکھا کہ کس کو بھٹکا ہوا اور بے خبر کہہ رہا ہوں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس اور عظمت پر دھبہ لگ جائے تو ان ظالموں کو اس کی کیا پرواہ کاش یہ مترجم ترجمہ کرنے سے پہلے سابقہ تفاسیر کا بغور مطالعہ کر لیتا تو شاید ایسا نہ کرتا۔

جبکہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت باادب اور نفیس ترجمہ کیا ہے یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام راہ حق پر تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت میں از خود رفتہ ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا قرب خاص عطا فرمایا اور معاذ اللہ جو خود بے خبر ہو بھٹکتا پھرتا ہو وہ ہادی اور راہنما کیسے ہو سکتا ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے

o ما ضل صاحبکم و ما غویٰ o و ما ینطق عن الھویٰ o ان ھو الا وحی یوحیٰ o

﴿ترجمہ﴾ تمہارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

وہابیو! ذرا غور کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گمراہ ہونے بے راہ ہونے کی نفی فرما رہا ہے کہ میرا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا مگر صرف اور صرف وحی جو انہیں کی جاتی ہے یعنی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبان حق ترجمان سے نکلنے والا ہر لفظ صرف اور صرف وحی الٰہی عزوجل ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنا فی اللہ کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر کام اور ہر کلام رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ

اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

آیت نمبر۵۔

ماکنت تدری ماالکتٰب ولاالایمان (سورۃ الشوریٰ ۵۲)

ترجمہ۔ثناءاللہ امرتسری اہلحدیث

تو نہ جانتا تھا کتاب کیا ہوتی ہے نہ ایمان کی تفصیل جانتا تھا۔

ترجمہ۔وحیدالزمان اہل حدیث

(اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان معلوم تھا۔

ترجمہ۔اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔

اے مسلمانو! غور کیجئے توجہ فرمایئے وہابیوں کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ آیت مذکورہ کے نزول سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومن بھی نہ تھے ایمان سے نابلد اور کورے تھے یا ایمان کی خبر نہ تھی جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو پیدا ہوتے ہی فرمایا۔

"میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔
(سورۃ مریم ۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بچپن ہی میں کتاب، ایمان اور نبی ہونے کا بتا رہے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی کرنا کس قدر صریح گستاخی اور بے ادبی ہے۔

جبکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ سے اعتراضات ختم

ہو گئے اور یاد رکھیئے ایمان نہ جاننا یا احکام شرح کی تفصیل نہ جاننا ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

آیت نمبر۶

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم اللہ واحد (سورہ الکھف ۱۱۰)

ترجمہ۔ثناءاللہ امرتسری اہلحدیث

میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں میری طرف وحی پہنچتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے۔

ترجمہ۔وحیدالزمان اہل حدیث

اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ یہ مت سمجھنا میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اہلحدیثوں (وہابیوں) کے تراجم میں کس قدر گستاخی بے ادبی بغض اور توہین پائی جارہی ہے کہ ان ظالموں بے دینوں بدمذہب گستاخوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا انسان اپنے جیسا بشر اور اہل حدیث کہلوانے والے غیر مقلدین کے رہنما و پیشوا وحیدالزمان نجدی وہابی نے لکھ دیا ہے کہ اے پیغمبر ان لوگوں سے "کہہ دے میں اور کچھ نہیں میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں"

معاذاللہ اہل حدیث کہلوانے والے غیر ملکی تنخواہ پر پلنے والے مولویوں اور غیر ملکی امداد سے مساجد اور مدرسے بنا بنا کر مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے والے غور وفکر کریں

کہ ان کا عالم اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیسا گستاخانہ جاہلانہ ترجمہ کررہا ہے کہ میں اور کچھ نہیں میں تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں یہ کس قدر گستاخی، بے ادبی اور قرآن مجید کی بیشمار آیات کا انکار ہے پھر کہا جارہا ہے کہ "میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں" معاذ اللہ کس جیسا؟ بتاؤ! کس جیسا؟ کہہ رہے ہو ظالمو جواب دو ورنہ قیامت کے روز تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

سنو سنو اور غور سے سنو اہلحدیث اور ان کے چاہنے والو سنو!

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات اور شاید تم بھی وہابیت سے سچی توبہ کرکے اہل سنت وجماعت (بریلوی) کے دامن سے وابستہ ہو کر اولیاء کاملین سلف وصالحین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستے پر چل پڑو۔

سنو سنو اور غور سے سنو فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لست کاحدمنکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

ترجمہ میں تمہارے کسی آدمی کی مانند نہیں۔

انی لست مثلکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

ترجمہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

ایکم مثلی (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

تم میں سے کون میری مثل ہے۔

انی لست کھیئتکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے نفوس قدسیہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے نہیں ہو سکتے جبکہ آج کل کے مولوی کا اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا بشر کہنا کس قدر بڑی گستاخی ہے۔

اب قرآن مجید میں بھی غور فرمایئے شاید کے اتر جائے کسی کے دل میں حق بات اور دیکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے کیا ارشاد فرمارہا ہے۔

آیت نمبر ۷

ینساء النبی لستن کاحدمن النساء (سورۃ الاحزاب، ۳۲)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اے نبی کی بیویو تم کسی اور عورت کے رتبہ کی نہیں ہو۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ

اے نبی کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (ترجمہ کنزالایمان)

سبحان اللہ فرمایا جارہا ہے کہ اے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو یعنی یہ مقدس خواتین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے کی وجہ سے اور عورتوں جیسی نہیں ہیں تو معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جیسے کس طرح ہو سکتے ہیں اور قرآن مجید مین اور غور فرمایئے اللہ جل شانہ کا فرمان ہے

ومارسلنٰك الارحمة اللعالمین (سورۃ الانبیاء، ۱۰۷)

"اور ہم نے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے" (ترجمہ کنزالایمان)

سبحان اللہ! یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور اہلحدیثوں کے مولوی لکھ رہے ہیں کہ:

"میں تو محض تم ہی جیسا انسان ہوں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں"

معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ

غور فرمائیے! کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس قدر اعلیٰ اور باادب ترجمہ کر کے مسلمانوں کے بے ادبی سے بچایا ہے۔ سبحان اللہ

اور پھر ان کو اپنی خرابیاں اور گستاخیاں بھی نظر نہیں آتیں کیونکہ ان کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہ لاشریک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے زیادہ اپنے وہابی مولویوں کی محبت موجود ہے اور جب کوئی سنی مسلمان ان کے مولویوں اور علماء کے متعلق ذرا سی بھی بات کہہ دے تو یہ لوگ قتل وغارت گری پر اتر آتے ہیں سنی مسلمانوں اور علماء کو شہید کرتے ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے اور اتفاق اور اتحاد کی توفیق عطاء فرمائے اس لیے الحمدللہ! اعلیٰ حضر مولانا احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں ادب ہی ادب ہے ایمان ہی ایمان ہے۔ غور فرمائیے!

یعنی رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاہری بشری صورت میں دنیا میں جلوہ افروز ہوئے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر بھی ہیں لیکن حقیقت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

"قد جاء کم من اللہ نور و کتٰب مبین" (سورۃ المائدہ ۱۵)

﴿ترجمہ﴾ "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب"

اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "نور سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں"

تفسیر ابن عباس صفحہ ۷۲ اور مزید تفسیر صاوی جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ تفسیر خازن صفحہ ۳۳ تفسیر بیضاوی صفحہ ۱۱۱، تفسیر مدارک جلد ۱ صفحہ ۲۸۷، تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ اور تفسیر جلالین صفحہ ۹۷ (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ میں ہے کہ "نور سے مراد حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں"

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ موضوعات کبیر صفحہ نمبر ۲۸۱ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ نے مواہب الدنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ میں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں اور شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۱۷۶ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نور فرمایا ہے۔

اور یہی تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام مفسرین، محدثین اور اولیاء کاملین رحیم اللہ تعالیٰ اجمعین کا عقیدہ ہے یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ باب سوم میں فرماتے ہیں۔

اس قسم کی آیات جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابری یا مساوات معلوم ہوتی ہو وہ حسل متشابہات کے ہیں جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نور کی مثال چراغ سے دی "کمشکوٰۃ فیہا مصباح" کہ اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نور الٰہی چراغ جیسا نور ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد ۱، صفحہ ۱۲۶)

اس طرح رحم عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا حرام ہے اور اگر توہین کی نیت سے کہا تو کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرھا)

''اہل حدیث کی حدیث میں خیانت''

قادیانی راستہ۔۔قرآن مجید کے بعد حدیث میں تحریف

اہلِ حدیث (غیر مقلد وہابیوں) کی حدیث دشمنی

صحاح ستہ میں غیر مقلدانہ تحریف

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور اسلاف سے دور لے جانے کیلئے کتب احادیث میں بھی تحریف کی تحریک زور پکڑ رہی ہے جو کہ اہلِ اسلام و اہل علم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی دیگر خباثتوں کے علاوہ ان کی ایک بُرائی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ کتب تورات اور زبور وغیرہما میں تحریف کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' (مائدہ،١٣)

''(یہودی) اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں''

اب اہلحدیث (غیر مقلدین وہابی) یہ کام کررہے ہیں۔

مکتبہ دارالسلام (لاہور) کی حدیث دُشمنی

مکتبہ دارالسلام لاہور کی جانب سے کتب حدیث کا مجموعہ ''الکتب الستۃ'' کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں صحاح ستہ کو ایک جلد میں اکٹھا کر کے بظاہر بڑا اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔لیکن افسوس کہ ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ باطنی تحریف کر کے دُنیا وآخرت کی تباہی اور اپنی روسیائی کا سامان کیا ہے۔اس مجموعہ مذکورہ میں جن مقامات پر غیر مقلدین ناشرین نے تحریف کی ہے۔ہم یہاں مختصراً عرض کرتے ہیں۔

سنن نسائی باب ''رفع الیدین للسجود'' میں ایک حدیث کی اصل ''سند اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحویرث'' (بحوالہ سنن نسائی ٢/٢٠٧ طبع بیروت ١٠٣٠ء سنن نسائی مع تعلیقات سلفیہ ١/١٢٩٠ طبع لاہور) الکتب السنہ نسائی ص ٢١٥٧ میں یہ سند اس طرح تبدیل کردی گئی ہے''اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن (سعید) عن قتادۃ۔یعنی اس سند میں شعبہ کا نام حذف کر کے سعید کا نام لکھ دیا گیا ہے جبکہ پوری دنیا میں جتنے بھی قدیم وجدید نسخے سنن نسائی کے مطبوعہ ہیں سب میں شعبہ ہی راوی ہے ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلد وہابی سچے ہیں تو نسائی کے قدیمی نسخوں میں شعبہ کی بجائے سعید کا نام دکھائیں۔

جامع ترمذی باب ''رفع الیدین عند الرکوع'' کے آخر میں اپنی طرف سے زائد سطریں داخل کردی ہیں۔ملاحظہ فرمائیں المجموعۃ الکتب الستہ ص ١٢٢٣ زائد عبارت اس طرح ہے۔

''قال وحدثنا یحیٰ بن موسی قال حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال کان مالك بن انس یری رفع الیدین فی الصلاۃ قال ومع الحارود بن معاذ یقول کان سفیان بن عیینۃ وعمر بن هارون االنضر بن شمیل یرفعون ایدیهم اذا افتتحوا الصلاۃ واذا رکعوا واذا رفعوا روسهم۔

جبکہ یہ عبارت جامع ترمذی کے کسی معتبر مطبوعہ نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

الجامع الترمذی مع العرف الشذی ١/٥٩، عارضۃ الاحوذی ابن العربی ٢/١٥٨ الاحوذی شرح جامع الترمذی للعبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد ١/٢٢۔

"عن طاؤس قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وضع يده اليمنى على يده اليسرى ثم يشدبينهما على صدره".

یہ حدیث مراسیل ابی داؤد کی ہے لیکن غیر مقلد نجدی ناشرین نے اس کو سنن میں داخل کر کے چھپوا دیا ہے۔ والعياذ بالله تعالى من نجده وهابيه جیسے محرفین کی دست اقبال سے تنبیہ کی ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان عرب بے توفیق

مزید فرمایا زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے

غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب میں تحریف

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب میں سے بیس تراویح والی حدیث مبارکہ کے الفاظ ہی نکال دیئے۔

"غنیۃ الطالبین" میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کے متعلق فرمایا: صلوه التراويح سنة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهى عشرون ركعة يجلس عقب كل ركعتين ويسلم وهى خمس ترويحات كل اربعة منها ترويحة یعنی نماز تراویح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے جو بیس رکعت ہے۔ نماز میں ہر دو رکعت کے بعد بیٹھے اور سلام پھیرے اور پانچ ترویحات ہیں۔ جن میں ہر چار رکعت کے بعد ایک ترویحہ ہے۔

(بحوالہ غنیۃ الطالبین کا عربی اردو نسخہ)

سعودیہ کتب خانہ کتب حدیث منزل کراچی

غیر مقلدین کے کتب خانہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کے مطبوعہ نسخہ غنیۃ الطالبین کے ص ۷۳۹ پر عربی متن اور اردو ترجمہ میں ظالمانہ چیر پھاڑ کر کے بایں الفاظ تحریف و علمی ڈکیتی کی گئی "وهى احدى عشرة ركعة مع الوتر" یعنی تراویح آٹھ رکعت ہے اور وتر سمیت گیارہ رکعت۔ اُف توبہ یہ کیسی ہٹ دھرمی اور دیدہ دلیری ہے کہ بیس تراویح کو گیارہ رکعت بنا دیا اور پانچ ترویحات کی عبارت بالکل ہی اُڑا دی۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف

وہابیوں کا یہ بھی پسندیدہ معمول و طریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ و ورثہ ہیں، لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے نجدی ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں کر سکتے لیکن ان میں جو چیز انہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہیں یا اس میں تحریف وخیانت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ سلف صالحین، مصنفین کی آراء پر ایسی شرعی اور قانونی ظلم و زیادتی ہے جس کے ازالہ و بدلہ کی انہیں دنیا میں طاقت تو کہاں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔

اہلحدیث وہابیوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "حاشیہ ابن عابدین" "شامی (فتاویٰ شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

اہلحدیث (وہابیوں) نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

تبلیغی جماعت (رائیونڈ والوں) کی درود دشمنی

تبلیغی جماعت کی کتاب "تبلیغی نصاب" میں ایک باب فضائل درود شریف تھا جو برسوں چھپتا رہا۔ اس میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا پڑھنا جائز لکھا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(تبلیغی نصاب ص ۶۷۹ تا ۸۱۳ مطبوعہ تحقیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

موجودہ قائدین تبلیغی جماعت نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی دشمنی میں فضائلِ درود شریف کے پورے باب کو حذف کردیا ہے۔

بازار سے کتاب لے کر جس کا جی چاہے اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ تبلیغی ٹولے کے کسی فرد سے آپ وجہ دریافت فرمائیں گے تو وہ کہے گا کہ یہ باب الگ چھاپا گیا ہے۔ اسے آپ فرمائیں کہ لاؤ اور ہمیں بھی دکھاؤ وہ کبھی نہیں دکھا سکے گا۔ اس کا جھوٹ آپ پر آشکار ہو جائیگا اور درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے ساتھ دشمنی بھی۔ تبلیغی جماعت والوں سے پوچھا جائے کہ قرآن پاک کا کوئی پارہ یا کوئی سورۃ علیحدہ چھاپی جائے تو کیا قرآن سے اس پارہ کو یا سورۃ کو نکال دیا جائیگا؟

ہے یہ سوچنے کی بات

اسے بار بار سوچ

شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح بخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے، اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا۔ اس کے بعد وہ رک گیا۔ ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑا شر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب لکھی جس کا نام "الاخطاء

فی توحید الالوهیه فی فتح الباری" ہے۔

اہلحدیث (وہابیوں) کی مزارِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی:۔

امام محی الدین النووی کی "الاذکار" (۱۴۰۹) میں دار الھدی ریاض سے بہ تحقیق درارناؤط شامی کی تحقیق سے شائع ہوئی ص ۲۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا۔

فصل فی زیارۃ قبر الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

"یہ فصل زیارت قبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ہے"

پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کر دی اور حضرت عتبی کا سارا واقعہ بھی حذف کر دیا، حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔ یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف سعودی نجدی ناشرین کی ہے۔

اہلحدیث (وہابیوں) نے "حاشیہ صاوی علیٰ جلالین" سے وہ تمام عبارات حذف کر دیں جو انہیں نہیں بھاتی تھیں۔

(نصیحۃ الاخوان نجد ص ۳۴ مطبوعہ کویت)

ماخوذ المقدمہ الجزء المفقود من الجزء الاول المصنف

از: ڈاکٹر محمود احمد ساقی

(مطبوعہ ادارہ اہل سنت وجماعت لاہور)

"مکہ مدینہ والوں کے اہلحدیثوں سے شدید اختلافات"

آج کل اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی، وہابی، اثری، ظاہری) حضرات اپنی تحریک غیر مقلدیت میں جان ڈالنے اور صراط مستقیم پر چلنے والے سادہ لوح حنفی سنی مسلمانوں کو غیر مقلد کرنے کیلئے یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) کی خدمت گزار حکومت اور سعودی آئمہ اور مشائخ اپنے آپ کو بھی اہلحدیث (غیر مقلد) ہیں۔ مرکز اسلام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسلک اہلحدیث (غیر مقلدیت) ہی چلتا ہے۔ اگر مسلک اہلحدیث غلط ہوتا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوتا تو بیت اللہ اور مسجد نبوی میں مسلک غیر مقلدین (اہلحدیث) نہ ہوتا اور نہ ہی اس مذہب کے امام ہوتے۔ حالانکہ مکہ مدینہ والے اہلسنت والجماعت حنبلی کہلاتے ہیں یعنی امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں اور اپنے تمام مسائل میں فقہ حنبلی پر عمل کرتے ہیں۔ ذیل میں مکہ مدینہ والوں کے مسلک اور مسلک اہلحدیث کا اختصار سے تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ مکہ مدینہ والے ہرگز ہرگز غیر مقلد (اہلحدیث) نہیں ہیں۔

سعودی وہابیوں اور پاکستانی وہابیوں میں شدید اختلافات

(۱) مقام صحابہؓ اور اجماع صحابہؓ

سعودی وہابیوں کا مسلک اور پاکستانی وہابیوں اہلحدیث (غیر مقلدین) کا مسلک

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۱) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی طرح سنت خلفائے راشدین بھی دین اور شریعت کا حصہ ہے۔	(۱) اہلحدیث سنت خلفائے راشدین کے منکرین ہیں۔ (بدور الاھلہ، ج۱، ص۲۸، عرف الجادی، ص۱۰۱، ۲۰۷، فتاویٰ نذیریہ ج۲، ص۱۹۶، سیرت ثنائی، ص۱۹۶)
(۲) مکہ مدینہ والے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معیار حق تسلیم کرتے ہیں۔ (ارشاد المسترشد: ص۸)	(۲) اہلحدیث اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معیار حق ہونے کے منکر ہیں۔ (طریق محمدی: ص۷۸، فتاویٰ ثنائیہ ج۲، ص۲۵۱، فتاویٰ ستاریہ، ج۲، ص۲۶)
(۳) مکہ مدینہ والے اجماع صحابہؓ اور اجماع امت کو حجت مانتے ہیں۔ (ارشاد المسترشد ص۸، از شیخ عبداللہ بن محمد الخلیفی، امام وخطیب مسجد حرام، المغنی لابن قدامہ: ۷۹۹/۱، مکتوب الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل بحوالہ شرعی فیصلے ص۱۶۴۸، از مولانا منیر احمد منور صاحب)	(۳) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی، اثری، ظاہری، وہابی) اجماع صحابہ اور اجماع امت کے منکر ہیں۔ (عرف الجادی، ص۱۱۱، معیار الحق ص۱۳۱)

(۲) فقہ اجتہاد ائمہ، قیاس شرعی اور تقلید و مقلدین

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۴) مکہ مدینہ والے فقہ اور اصول فقہ کے قائل ہیں (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۲۰ بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۲۰، اور مکہ مدینہ میں فقہی نظام رائج ہے۔ (ترجمان وہابیہ: ص۳۲۲)	(۴) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی محمدی) فقہ اور اصول فقہ دونوں کے منکر ہیں۔ (ترجمان وہابیہ: ص۴۴) اور فقہی نظام کو کفر کے مترادف سمجھتے ہیں۔
(۵) مکہ مدینہ والے چاروں فقہ کو صراط مستقیم سمجھتے ہیں (سیرۃ الشیخ محمد بن عبدالوہاب: ص۵۶) اور چاروں فقہ کو ائمہ اربعہ سے ثابت مانتے ہیں۔	(۵) اہلحدیث چاروں مکاتب فقہ کو صراط مستقیم سے منحرف چار شیطانی راستے کہتے ہیں اور چاروں فقہ کو فقہ جعفریہ کی طرح جھوٹی فقہ قرار دیتے ہیں۔
(۶) مکہ مدینہ والے اجتہاد آئمہ کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک ہر ایک کو اجتہاد کا حق نہیں۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۱۳۴)	(۶) اہلحدیث (غیر مقلدین) اجتہاد آئمہ کے منکر ہیں (اسلام کی امانت: ص۱۱) اور ان کے نزدیک ہر خواندہ ناخواندہ مسلمان کو اجتہاد کا حق ہے۔
(۷) مکہ مدینہ والے قیاس شرعی کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج۱۹، ص۶۲، ۱۷ بحوالہ شرعی فیصلے، ارشاد المرشد: ص۸	(۷) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی) قیاس شرعی کے منکر ہیں۔ (معیار الحق: ص۷۹، ۱۳۶، ہدیۃ المہدی: ص۸۲، عرف الجادی: ص۳)
(۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک غیر مجتہد کیلئے اجتہاد حرام اور تقلید واجب ہے۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ۱۵۷)	(۸) اہلحدیثوں کے نزدیک غیر مجتہد کیلئے بھی تقلید حرام اور اجتہاد واجب ہے۔ (مجموعہ رسائل بہاولپوری: ص۱۹ تا ۲۳)

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۹) مکہ مدینہ والے امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں۔ (سیرت الشیخ محمد بن عبدالوہاب ص۵۶، مکتوب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۱۷)	(۹) اہلحدیثوں کے نزدیک آئمہ اربعہ میں سے کسی بھی امام کی تقلید حرام اور شرک ہے۔ (الظفر المبین: ص۱۲۰)
(۱۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک تمام مقلدین (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) اہلسنت والجماعت اور فرقہ ناجیہ میں ہیں۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۶۵۳)	(۱۰) اہلحدیثوں کے نزدیک صرف اور صرف ان کی جماعت (غیر مقلدین) جنتی ہے اور ائمہ مجتہدین کے مقلدین (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) فرقہ ناجیہ سے خارج بدعتی، مشرک اور جہنمی ہیں اور ان سے نکاح جائز نہیں۔ (ہدیۃ المہدی: ج۱، ص۱۳۱، سیاحۃ الجنان: ص۵، مجموعہ رسائل بہاولپوری: ص۲۳)

(۳) اہلحدیث نام، محمدی لقب اور ایصال ثواب و عذاب قبر کے بارے میں عقیدہ

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۱۱) مکہ مدینہ والوں کی کوئی جماعت، مسجد یا مدرسہ اہلحدیث کے نام سے نہیں ہے اور نہ ہی اپنا یا اپنی فقہ کا لقب محمدی رکھتے ہیں	(۱۱) غیر مقلدین نے انگریز سے اپنے لئے اہلحدیث نام الاٹ کروایا (سیرت ثنائی: ص۳۵۲) لہٰذا ہمیشہ اہلحدیث کہلواتے، اپنا اور اپنی فقہ کا لقب محمدی رکھتے ہیں۔

(۱۲) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک اہلحدیث کوئی مذہبی لقب نہیں بلکہ یہ علمی لقب ہ	(۱۲) اہلحدیثوں (غیر مقلدین) کے نزدیک اہلحدیث مذہبی لقب ہے اور ہر وہ شخص اہلحدیث ہے جو ائمہ مجتہدین کی تقلید کا منکر ہو خواہ جاہل ہی کیوں نہ ہو۔
(۱۳) مکہ مدینہ والے ایصال ثواب اور عذاب قبر کے قائل ہیں (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۴ /۳۰۰، ۳۰۶ تا ۳۱۶ طبع جدید، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص ۳۴)	(۱۳) اہلحدیثوں (سلفی، محمدی، غیر مقلدین، وہابی، اثری، ظاہری) ایصال ثواب اور عذاب قبر کے منکر ہیں۔ (ترجمان وہابیہ: ص ۱۶۴)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی القبر، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام اور روضہ اقدس کی خدمت وحفاظت

(۱۴) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۲۴، ص ۹۶ تا ۲۹۹، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۷۱، ۳۳۵، ۳۶۶، ۳۷۹، کتاب الروح لابن قیم: ص ۵۴) اور روضہ مبارک پر پڑھا ہوا درود وسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذات خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ (المغنی: ۳/ ۵۸۸ تا ۵۹۱)	(۱۴) غیر مقلدین عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی القبر کے منکر ہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ عقیدہ کفر وشرک ہے۔ (مجموعہ رسائل از پروفیسر بہاولپوری: ص ۱۰۸، فتاوی نزیریہ ۱/۲۷۹، فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۱۰۷)، اہلحدیث صلوٰۃ والسلام عند القبر کے منکر ہیں اور قائلین کو مشرک کہتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۱۰۷)

(۱۵) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک روضہ اقدس کی حفاظت وخدمت ضروری سمجھتے ہیں اور آج تک ائمہ حرمین نے روضہ رسول نہ بدعت کہا نہ اس کے گرانے کا فتویٰ دیا	(۱۵) اہلحدیثوں کے نزدیک روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک اور بدعت ہے۔ اور اس کا گرانا واجب ہے۔ (عرف الجادی: ص ۶۰، الروضۃ الندیہ: ج ۱، ص ۱۷۸)

ایک مجلس کی تین طلاقیں اور حلالہ شرعی

(۱۶) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں اور بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ (رسالہ حکم الطلاق الثلاث بلفظ واحد ھیئۃ کبار العلماء بحوالہ احسن الفتاویٰ: ج ۵ ص ۲۲۵، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص ۱۰۵)	(۱۶) اہلحدیث ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور مطلقہ عورت کو پہلے شوہر پر حلال قرار دے کر اس مطلقہ عورت کو پہلے خاوند کے پاس واپس لوٹا کر ان دونوں کو تا حیات حرام کاری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ: ۲/ ۲۲۷، ۲۵۲، فتاویٰ اہلحدیث: ۲/ ۵۰۵، فتاویٰ نذیریہ: ۳/ ۱۳۹، اہلحدیث کا مذہب ص ۵)
(۱۷) مکہ مدینہ والے تین (۳) طلاقوں کے بعد "حلالہ شرعی" کے قائل ہیں۔ (المغنی لابن قدامۃ: ج ۷، ص ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، طبع جدید بیروت)	(۱۷) اہلحدیث تین (۳) طلاقوں کے بعد "حلالہ شرعی" کے منکر ہیں۔

''نماز میں ستر ڈھانپنا، بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا، سر ڈھانپنا، ہاتھ باندھنا، بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا اور آیات کا جواب بلند آواز سے دینا''

(۱۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز میں ستر عورت کا ڈھانپنا شرط ہے (عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی لابن قدامہ مقدسی: ص۲۲)	(۱۸) اہلحدیث کے نزدیک عورت کیلئے بھی نماز میں ستر کا ڈھانپنا ضروری نہیں (عرف الجادی: ص۲۲، نزل الابرار: ۱/۶۵، بدور الاہلہ: ص۳۹)
(۱۹) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز کے درست ہونے کیلئے بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا شرط ہے (عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۳)	(۱۹) اہلحدیث کے نزدیک نماز کیلئے بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ (کنز الحقائق: ص۲۷، بدور الاہلہ: ص۳۹، ۴۰)
(۲۰) مکہ مدینہ والے ننگے سر نماز نہیں پڑھتے نماز میں تو کجا بازار میں بھی ننگے سر نہیں گھومتے۔	(۲۰) اہلحدیث ہمیشہ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ (محمدی نماز: ص۱۷۲، ۱۷۳)
(۲۱) مکہ مدینہ والے نماز میں ناف کے نیچے یا ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں (المغنی مع الشرح الکبیر: ج۱، ص۵۱۵، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۴) اور ان کے نزدیک نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کی ہتھیلی، کلائی اور بازو پر رکھنا سنت ہے (کیفیۃ صلوٰۃ النبی للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ، ص۵)	(۲۱) اہلحدیث نماز میں ہمیشہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو نہ صرف خلاف سنت بلکہ بے ہودہ فعل قرار دیتے ہیں۔ (قول حق ص۶۲، صلوٰۃ النبی: ص۱۵۷، اختلاف امت کا المیہ: ص۷۸) اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں بازو کی کہنی پر رکھتے ہیں۔

(۲۲) مکہ مدینہ والے امام فجر، مغرب اور عشاء میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ با آواز بلند نہیں پڑھتے اور نہ ہی اسے سنت سمجھتے ہیں (المغنی: ۱/۵۲۱، عمدۃ الفقہ: ص۲۴)	(۲۲) اہلحدیث ہمیشہ نماز فجر، مغرب اور عشاء میں بسم اللہ با آواز بلند (جہر سے) پڑھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول: ص۱۶۷)
(۲۳) مکہ مدینہ والے امام کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ کا جواب بلند آواز سے نہیں دیتے۔	(۲۳) اہلحدیث امام کے پیچھے "سبح اسم ربك الاعلی" کے جواب میں بلند آواز سے سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول: ص۱۹۵ تا ۱۸۷)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا اور مدرک رکوع کی رکعت کا شمار ہو جانا

(۲۴) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے مقتدی کی نماز صحیح ہے، امام خواہ بلند آواز سے قرأت کرے خواہ آہستہ آواز سے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر لابن قدامۃ: ۱/۲۰۴)	(۲۴) اہلحدیثوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ لہٰذا جو مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز مردود اور باطل ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ: ۱/۳۹۸، عرف الجادی: ۲۶، نزل الابرار: ۱/۷۵)
(۲۵) مکے مدینے والوں کے نزدیک بغیر فاتحہ پڑھے امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والی رکعت شمار ہو جاتی ہے۔ (المغنی: ۱/۵۴۴، عمدۃ الفقہ: ص۲۹)	(۲۵) اہلحدیث کے نزدیک فاتحہ پڑھے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت نہیں ہوتی۔ (دستور المتقی: ص، ۱۱۱، فتاویٰ نذیریہ: ۱/۳۹۶، عرف الجادی: ص۲۶)

"سجدے میں جانا اور سجدے سے کھڑا ہونا اور آخری قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ"

(۲۶) مکہ مدینہ والے سجدوں میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ نہیں رکھتے۔ (کیفیۃ صلوٰۃ النبی۔ للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)	(۲۶) اہلحدیث سجدوں میں جاتے وقت ہمیشہ گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں۔ (محمدی نماز: ص۱۴۰، صلوٰۃ الرسول: ص۲۱۲)
(۲۷) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونے سے پہلے تھوڑی دیر کیلئے بیٹھنا (جلسہ استراحت) سنت نہیں بلکہ جلسہ استراحت نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (کیفیۃ صلاۃ النبی، الجواہر الزکی: ۲/ ۱۲۵، المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۵۶۷، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۵)	(۲۷) اہلحدیث (غیر مقلدین سلفی، محمدی، موحدین) دو سجدوں کے بعد بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے ہیں اور اس بیٹھنے (جلسہ استراحت) کو اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ (رسول اکرم کی نماز: ص۸۳، عرف الجادی: ص۳۰، صلوٰۃ الرسول: ص۲۲۸)
(۲۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک آخری قعدہ میں اس طرح بیٹھے کہ اس کا دائیاں پاؤں کھڑا ہو اور بائیاں پاؤں زمین پر بچھا ہو۔ (کیفیۃ صلوٰۃ النبی)	(۲۸) جبکہ غیر مقلدین آخری قعدہ میں عورتوں کی طرح دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھتے ہیں۔

”نماز وتر، نماز تراویح، نماز جنازہ اور نماز جمعہ (کیلئے دو آذنیں اور خطبہ)“

(۲۹) مکہ مدینہ والے رمضان اور غیر رمضان میں تین (۳) رکعت وتر ہی پڑھتے ہیں۔ (الہدی النبوی۔ الشیخ محمد علی صابونی، المغنی مع الشرح الکبیر: ۲۹۶/۱)	(۲۹) اہلحدیث (سلفی، وہابی) رمضان میں تین رکعات وتر اور باقی مہینوں میں ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں۔ (دستور المتقی: ص ۱۴۴، عرف الجادی: ص ۳۳)
(۳۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح (۲۰) رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں بیس رکعات نماز تراویح ہوتی ہے۔ (۳۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح ۲۰ رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں بیس رکعات تراویح ہی پڑھی پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ عصر حاضر میں بھی مسجد نبوی میں دس تراویح ایک قاری پڑھاتا ہے۔	(۳۰) جبکہ اہلحدیث بیس (۲۰) رکعات سنت تراویح کو بدعت کہتے ہیں، اور ہمیشہ آٹھ (۸) رکعت تراویح پڑھتے ہیں (دستور المتقی: ص ۱۴۲، صلوٰۃ الرسول: ص ۳۲۷)

اور دوسری دس تراویح دوسرے قاری صاحب پڑھاتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ ٹیلی ویژن پہ کیا جاسکتا ہے۔ (رسالہ التراویح الشیخ عطیہ سالم مدرس مسجد نبوی وقاضی مدینہ منورہ، المغنی مع الشرح الکبیر: ۸۰۱/۱، عمدۃ الفقہ: ص ۲۷)	(۳۰) اہلحدیث بیس (۲۰) رکعت سنت تراویح کو بدعت کہتے ہیں، اور ہمیشہ آٹھ (۸) رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ (دستور المتقی: ص ۱۴۴، صلوٰۃ الرسول: ص ۳۲۷)
(۳۱)۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورۃ پڑھنا واجب نہیں ہے اور نماز جنازہ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں۔ (المغنی: ۳۷۰/۲)	(۳۱) اہلحدیثوں کے نزدیک بغیر سورۃ فاتحہ پڑھے نماز جنازہ باطل ہے نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں (فتاویٰ علمائے حدیث ۵۶/۲)
(۳۲) مکہ مدینہ والے جمعہ میں دو (۲) آذانوں کے قائل ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ مقدسی مع الشرح الکبیر طبع جدید بیروت: ۱۴۵/۲)	(۳۲) اہلحدیث (غیر مقلدین) جمعہ کے خطبے میں خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرام کا ذکر کرنے کو بدعت کہتے ہیں (ہدیۃ المہدی: ۱۱۰/۱، نزل الابرار: ۱۵۳/۱)

عورتوں مردوں کی نماز میں فرق

(۳۳) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک عورتوں مردوں کی نماز کے طریقہ میں فرق ہے بالخصوص رکوع، سجدے اور قعدہ کی ہیئت میں (المغنی مع الشرح الکبیر: ۵۹۹/۱)	(۳۳) اہلحدیث کے نزدیک عورتوں مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بلکہ فرق کرنا دین میں مداخلت ہے (دستور المتقی: ص: ۱۵۱، صلوٰۃ الرسول: ص ۱۶۴)

کیاان لوگوں کوآپ پہچانتے ہیں؟

آج کل ہر جگہ یہ بات موضوع بحث بنی رہتی ہے کہ وہابی دیوبندی کون ہیں؟اوران کے عقائد کیا ہیں؟لہٰذا ہم آپ کے سامنے وہابی دیوبندیوں کے چند عقائد پیش کرتے ہیں جس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں؟

نوٹ!متذکرہ ذیل عبارتیں اگر غلط ہیں تو آج ہی تمام وہابی دیوبندی علماء ان عبارات سے اپنی برأت ظاہر کریں۔

﴿عقیدہ نمبر۱﴾غیب کی باتوں کا علم جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید،عمر،بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو بھی ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔۔۔(حفظ الایمان ص۸)

﴿عقیدہ نمبر۲﴾ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تحذیر الناس ص۲۵)

﴿عقیدہ نمبر۳﴾ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی بُرا ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(صراط مستقیم ص نمبر۹۷)

﴿عقیدہ نمبر۴﴾ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر۱۲)

﴿عقیدہ نمبر۵﴾ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر۵۰)

﴿عقیدہ نمبر۶﴾ حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے"میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر۵۰)

﴿عقیدہ نمبر۷﴾ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(براہین قاطعہ ص نمبر۵۱)

﴿عقیدہ نمبر۸﴾ مولوی محمد حسین علی دیوبندی نے بلغۃ الحیران نامی کتاب پر حضور علیہ السلام کا پل صراط سے گرنا لکھا اور اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے بچالیا۔

﴿عقیدہ نمبر۹﴾ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(براہین قاطعہ ص نمبر۵۱)

﴿عقیدہ نمبر۱۰﴾ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے واسطے سفر کرنا شرک کی طرف لے جاتا ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(کتاب التوحید ص نمبر۷۸)

اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانوں کے نام

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

الم○ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون○

''کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی''۔

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی دعویٰ مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا **ہاں ہاں سنتے ہو!** آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی وواقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن وحدیث ارشاد فرما چکے ہیں کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا تعلق ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ تمہارے مفتی، تمہارے واعظ، وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں، اصلاً تمہارے دل میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی، الفت کا پاس کرو، نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ

تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمارا اس سے کیا تعلق رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہت سے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہت سے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی (اس کی طرف سے وکالت کی) اُس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اُسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے؟ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو (گستاخ) کی عزت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا باپ ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا بھائی یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، للہ اپنے حال پر رحم کرو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

جدید تحقیق شدہ

رشد الایمان
فی
دورۃ الحدیث القرآن

افادات
نائب محدث اعظم شیخ الحدیث
ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرمانوالہ بک شاپ

Ph: 042 7249 515

وزھق
جاء الحق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

مسلکِ اہلسنت و جماعت کی پہچان پر ایک جامع علمی تحریر

الحق المبین

تالیف:
غزالیِ دوراں رازیِ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ

نظامیہ کتاب گھر لاہور
0301-4377868

رفع یدین کی شرعی حیثیت

داڑھی کی شرعی حیثیت

نماز کے مسائل

مؤلف

علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی

دارالایمان باغبانپورہ لاہور

Cell:0333-4490551,0300-4236518

یایها النّبی انا ارسلنك شاهدا ومبشرا ونذیرا

اے غیب کی خبر بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا

حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر سینکڑوں حوالہ جات سے مزین لاجواب کتاب

مدنی موتی

مصنف

مولانا حافظ عبدالغنی چمن قادری رضوی چترالی

فاضل: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

نظامیہ کتاب گھر ○ لاہور

0301-4377868

ATURDAY JULY 5, 2003 ★★★★★★★ رجسٹرڈ نمبر 429 سی پی ایل

لاہور، کراچی، راولپنڈی، اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ دن لاہور

Daily DIN Lahore

جلد نمبر 8 | ہفتہ 4 جمادی الاول 1424ھ 5 جولائی 2003ء 21 ہاڑ 2060 بکرمی، صفحات 12 قیمت 5 روپے | شمارہ 129

امریکی حکومت خود لشکر طیبہ کی حامی ہے گرفتار ارکان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا

مسئلہ کشمیر پر امریکا پاکستانی حکومت اور خفیہ ایجنسی کی حمایت کرتا ہے اور یہی خفیہ ایجنسی لشکر طیبہ کو اسپورٹ کر رہی ہے

امریکی حکومت 15 سال سے مسئلہ کشمیر پر جانبداری کر رہی ہے لشکر طیبہ سے تعلق کے شبہ میں گرفتار 11 امریکیوں کے وکیل کا عدالت میں بیان

ایگزینڈریا، ورجینیا امریکا (نیٹ نیوز) پاکستانی تنظیم لشکر طیبہ میں شمولیت اختیار کرنے والے 11 امریکی باشندوں کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا کیونکہ امریکی حکومت بالواسطہ طور پر اس گروپ کی حمایت کرتی ہے یہ بات ان افراد کے وکیل صفائی نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہی۔ وکیل صفائی نے کہا کہ چونکہ مسئلہ کشمیر کے مسئلے پر امریکی حکومت خود پاکستان اور پاکستانی خفیہ ایجنسی کی حمایت کرتی ہے اور یہی خفیہ

بقیہ نمبر 26 صفحہ 11 پر

بقیہ 26 وکیل صفائی

ایجنسی لشکر طیبہ کو اسپورٹ کرتی ہے اس لئے امریکہ بالواسطہ طور پر لشکر طیبہ کی حامی ہے اور اس معاملے میں جانبدار نہیں لہٰذا ان افراد کے خلاف وفاقی نیوٹرلٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر پر امریکی حکومت پندرہ سال سے پاکستان کی جانبداری کر رہی ہے یہ وجہ ہے کہ ملزموں نے عدالت کے سامنے خود کو بیگناہ قرار دیا ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ